Regd. No. P. 61

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید
و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد

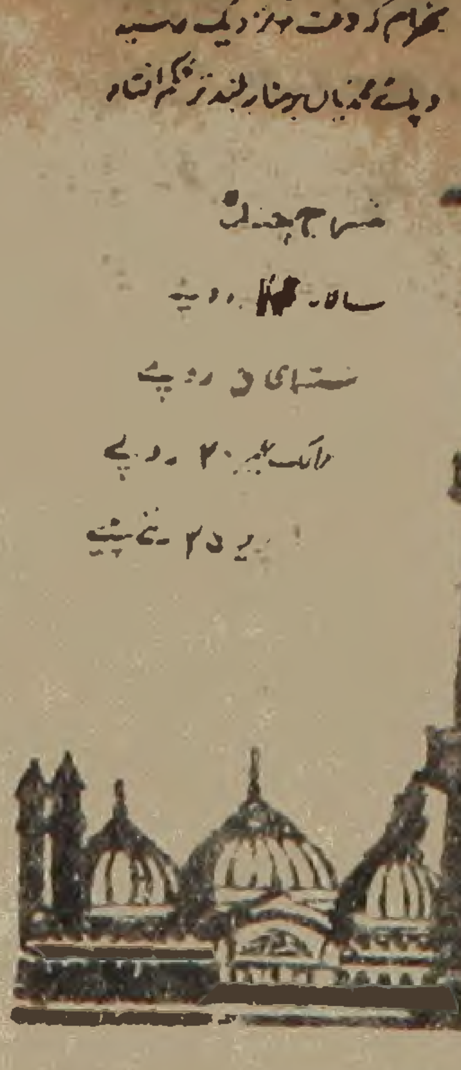

شرح چندہ
سالانہ ۱۲ روپے
ششماہی ۷ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

شمارہ ۲۵ — بدر قادیان — جلد ۲۰

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر
خورشید احمد انور

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۱/احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۴ اور ۱۵/احسان کی ہوم رپورٹ مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

۱۷/احسان کی رپورٹ مظہر ہے کہ آج حضور کو کچھ ضعف کی تکلیف رہی۔

احباب نہایت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۲۱/احسان۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہٖ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

۲۶/ربیع الثانی ۱۳۹۱ ہجری — ۲۴/احسان ۱۳۵۰ ہش — ۲۴/جون ۱۹۷۱ء عیسوی

لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام

دارالامان میں ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں سرگرمیاں

روزانہ مجالس کا انعقاد اور مجوزہ عنوانات پر علماء سلسلہ کی پُر مغز تقاریر

رپورٹ مرتبہ: خورشید احمد انور

قادیان ۔۔۔ ۱۰/احسان (جون) قرآن کریم کی پُر حکمت در روح پرور تعلیمات سے جماعت کے ہر فرد کو کما حقہ بہرہ ور کرنے کی غرض سے "تحریک تعلیم القرآن" کا بابرکت اجراء عہدِ خلافت ثالثہ کا ایک ایسا عظیم الشان کارنامہ ہے جس کے لئے احمدیت کی آئندہ آنے والی تمام نسلیں سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ممنون احسان رہیں گی۔

لاریب یہ اس بابرکت تحریک کا ثمرہ ہے کہ آج جہاں خطۂ ارض کی وسعتوں میں آباد کروڑوں مسلمان اس سرچشمہ ہدایت سے بے گانہ ہستی ہر اساں و ضلالت کے اذیت ناک اور مہلک لمحات سے دوچار ہیں وہاں فلاح و کامیابی کے اس لازوال خزانے سے کما حقہ بہرہ اندوز ہونے کے باعث کم و بیش جماعت احمدیہ کے تقریباً سبھی افراد نہ صرف اپنے حال پر نازاں ہیں بلکہ ایک خوش آئند اور پُر امید مستقبل کے تصور سے مسرور و شاداں بھی۔ فالحمد للہ علی احسانہ۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ اس ایمان افروز تحریک کو ایک نئی تازگی دلانے اور اس کی عظمت و اہمیت کو افراد جماعت کے ذہنوں میں مستحضر کرنے کی غرض سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہی ایک اصولی ارشاد کی تعمیل میں گذشتہ سال کی طرح امسال بھی نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی جانب سے ہفتہ قرآن مجید منانے کا اعلان کیا گیا اور اس کے لئے ۵ تا ۱۱/احسان (جون) کی تاریخیں مقرر کی گئیں۔ اس سلسلہ میں مرکز کی طرف سے جہاں بیرونی جماعتوں کو بذریعہ سرکلر تحریک کی گئیں وہاں مقامی طور پر بھی لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر انتظام اس ہفتہ کو اس کے شایانِ شان منانے کا خاطر خواہ اہتمام کیا گیا۔

"ہفتہ قرآن مجید" کے سلسلہ میں چونکہ پہلے سے ہی یہ پروگرام طے کر دیا گیا تھا کہ اس عرصہ کے دوران تمام جماعتوں میں روزانہ اجلاسات منعقد کئے جائیں اور ہر اجلاس میں مجوزہ عنوانات میں سے کسی ایک عنوان پر روشنی ڈالی جائے۔ اس پروگرام کے مطابق مقامی طور پر تمام اجلاسات محترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری سیکرٹری تبلیغ و تربیت لوکل انجمن احمدیہ قادیان کی صدارت میں بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوئے۔ مکرم قاری عبدالسلام صاحب گنگوہی۔ عزیز عبدالرشید بدر۔ عزیز عنایت اللہ۔ عزیز ظہیر احمد خادم۔ عزیز نور الاسلام اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے روزانہ اجلاسات میں علی الترتیب سورہ بنی اسرائیل۔ سورہ حشر۔ سورہ الذاریات۔ سورۃ النساء اور سورۃ المومنون کی منتخبہ آیات سے تلاوت قرآن مجید کی۔ عزیز ظہیر احمد خادم۔ عزیز مسعود احمد والی۔ عزیز حبیب احمد کوثر۔ عزیز مرزا محمد واحد اور عزیز مظفر احمد اقبال نے درثمین اور کلام محمود سے خوش الحانی کے ساتھ چیدہ نظمیں پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔

ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں مجوزہ عنوانات پر تقاریر کے پروگرام پر عمل درآمد کرتے ہوئے مکرم مولوی محمد یوسف صاحب فاضل نے قرآن مجید کے فضائل۔ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے قرآن مجید کی روحانی تاثیرات۔ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے عبادات کے متعلق قرآن مجید کی تعلیم۔ مکرم سید مولوی بشیر احمد صاحب طاہر نے بیان بیوی کے حقوق قرآن مجید کی روشنی میں۔ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے اطاعت نظام کے تعلق قرآنی ہدایات اور خاکسار راقم الحروف نے قرآن مجید کی رو سے حقیقی مومن کی صفات کے عنوانات پر علی الترتیب تقاریر کیں۔ تقریروں کے علاوہ ہر اجلاس کے آخر میں صدر جلسہ ... بھی مناسب حال اور انگیز پیرائے میں احباب کو تلقین فرماتے رہے۔

الحمد للہ کہ یہ ہفتہ نہایت درجہ کامیاب رہا اور مفید نتائج کا حامل بنا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جماعت کے سبھی افراد کو امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس بابرکت تحریک پر کما حقہ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر فرد جماعت کو انوار قرآنیہ سے منور ہونے کی سعادت بخشے۔ آمین۔

اس موقعہ پر اس امر کا اظہار کر دینا بھی مناسب ہوگا کہ بفضلہ تعالیٰ ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں کی جانے والی مساعی کے نتیجہ میں احباب میں ایک نئی بیداری اور نیا جوش پیدا ہوا ہے۔ مقامی طور پر لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام پہلے سے ہی تعلیم القرآن کلاسز جاری تھیں۔ اب کچھ عرصہ سے مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے زیر انتظام بھی ایسی کلاسیں کھل چکی ہیں جن میں تمام خدام باقاعدگی کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس بیداری کو قائم دائم رکھے اور امام عالی مقام کے ارشادات کی روشنی میں ہر احمدی فرد کو علوم قرآنیہ سے کما حقہ بہرہ اندوز ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے ساما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
۲۴ر احسان ۱۳۵۰ ہش

ایک کام جو ہمارے لئے طرۂ امتیاز ہے

ہفت روزہ الجمعیۃ دہلی ۱۲ر اپریل ۱۹۷۱ء کے سرورق پر زیر عنوان "ایک کام جو ہم نے نہیں کیا" سورت اعراف کی آیت کریمہ كِتَابٌ أُنْزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ مِنْهُ لِتُنْذِرَ بِهِ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ (آیت ۲) مع ترجمہ نقل کی گئی ہے۔ اس کے بعد ایک مختصر سا نمایاں نوٹ بایں الفاظ شائع ہوا ہے:

"معلوم ہوا کہ قرآن کریم کے نزول کے دو مقاصد ہیں ایک یہ کہ غیر مسلمین کو دین حق سے آگاہ کیا جائے۔ جس کے اوپر ہر انسان کی اُخروی نجات کا دارومدار ہے اور دوسرے یہ کہ وہ اُن لوگوں کے لئے یاد دہانی کا کام کرے جو پہلے سے ایمان لا چکے ہیں۔

ہماری حالیہ تاریخ میں اس ملک میں بہت سی مسلم تحریکیں اُٹھی ہیں۔ مگر حیرت انگیز بات یہ ہے کہ دوسرے مقصد کے تحت تو متعدد تحریکوں کے نام لئے جا سکتے ہیں۔ مگر جہاں تک پہلے کام کا تعلق ہے اس ملک میں کوئی بھی قابل ذکر اجتماعی تحریک اس کے لئے نہیں اُٹھی۔ کتاب الٰہی کا یہ پہلو اس ملک کی بہت بڑی اکثریت کے لئے ابھی تک غیر اظہار شدہ حالت میں پڑا ہوا ہے۔"

جمعیۃ العلماء کے آرگن کے اپنی نسبت اس کھلے اعتراف کے برعکس محض دعوے یا خوش فہمی کی بات نہیں بلکہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ نے نہ صرف اس کام کو پورا کیا ہے بلکہ اس میں امتیاز بھی حاصل ہے۔ اس کی ابتداء اس مسیح منتظر سے ہوئی ہے جسے اس مقدس بانی جماعت احمدیہ نے اپنے متبعین کے سامنے رکھا۔ آپ نے واضح فرمایا کہ حالات زمانہ کے یکسر بدل جانے کے سبب یہ وقت سیفی جہاد کا نہیں جیسا کہ جن حالات میں صدر اسلام میں مخالفین کے مقابل پر تلوار اُٹھانے کی ضرورت پیش آگئی تھی۔ اس قسم کے حالات اب نہیں رہے۔ اب تو دلائل اور براہین کے ذریعہ اپنی بات منوانے کا زمانہ ہے اس لئے اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ امت مسلمہ جہاد بالقرآن کی طرف متوجہ ہو۔ حسب حکم خداوندی

فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا

(الفرقان آیت ۵۳)

پر عمل پیرا ہو کر تبلیغ حق میں لگ جائے۔ علماء وقت نے اس بات کو سنا اور لگے شور و غوغا کرنے کہ مرزا صاحب جہاد کے منکر ہو گئے۔ حالانکہ اگر ٹھنڈے دل و دماغ سے اس پر غور کرتے اور حضور کے بتائے ہوئے طریق پر عمل کرنا شروع کر دیتے تو سب مسلمانوں کی مشترکہ مساعی زبردست انقلاب لانے کا ذریعہ بن سکتی تھی۔ مگر علماء نے ایک دشمنی اور اسی موضوع پر حضور کی مخالفت میں وہ کچھ کیا جو نہیں ہونا چاہئے تھا۔ حضور کی برگزیدہ جماعت نے دل و جان سے اس فریضہ کی ادائیگی میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ اس بارہ میں ایک طرۂ امتیاز حاصل کر چکی ہے۔ چند واضح حقائق کی شکل میں اس حقیقت کی مختصر تفصیل ہم اسی وقت پیش کرنا چاہتے ہیں۔

غیروں میں قرآنی تبلیغ کے لئے مقدم امر یہ ہے کہ جو افراد اس کام کا بیڑا اُٹھانے والے ہیں خود وہ بھی اس قیمتی خزانہ سے ذاتی طور پر واقف و آگاہ ہوں۔ چنانچہ اس مسئلہ میں مقدس بانی سلسلہ احمدیہ کو الہام الٰہی کے ذریعہ بتایا گیا کہ اَلْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الْقُرْآنِ کہ ہر قسم کی خیر و برکت قرآن کریم میں ہے۔ حضور نے قرآن کریم کی زندہ جاوید خوبیوں کا ذکر یوں فرمایا:-

"اسلام زندہ مذہب اور ہماری کتاب زندہ کتاب اور ہمارا خدا زندہ خدا اور ہمارا رسول زندہ رسول پھر اس کے برکات انوار اور تاثیرات مردہ کیونکر ہو سکتی ہیں۔"

(الحکم ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۵ء)

"یہ بیچ ہے کہ اکثر مسلمانوں نے قرآن شریف کو چھوڑ دیا ہے لیکن پھر بھی قرآن شریف کے انوار و برکات اور اس کی تاثیرات ہمیشہ زندہ اور تازہ بتازہ ہیں۔ چنانچہ میں اس وقت اس ثبوت کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے وقت پر اپنے بندوں کو اس کی حمایت اور تائید کے لئے بھیجتا رہا ہے۔ کیونکہ اس نے وعدہ فرمایا تھا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ"

(الحکم ۷ر نومبر ۱۹۰۵ء)

اور ساتھ ہی حضور نے اپنی جماعت کو تعلیم دیتے ہوئے فرمایا:-

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔" (کشتی نوح)

اسی طرح حضور نے اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی:-

"جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔"

"تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔"

"قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔" (کشتی نوح)

۱۔ اس تعلیم و تلقین کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ میں قرآن کریم کی تعلیم کا کام جماعتی سطح پر ایک مہم کی صورت میں جاری ہے۔ جہاں جہاں بھی جماعت کی شاخیں ہیں ہر جگہ قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کے لئے اس وقت کلاسیں جاری ہیں

۲۔ ہر سال پورے اہتمام کے ساتھ ہفتہ قرآن منایا جاتا ہے جس میں مختلف عنوانات کے تحت قرآن کریم کی روشنی میں روزانہ لیکچر ہوتے ہیں ان لیکچروں سے نہ صرف احباب جماعت ہی مستفید ہوتے ہیں بلکہ اس طریق سے غیر مسلمین کو بھی قرآنی تعلیمات کی تفصیل سننے اور اُن کے مضامین کا موازنہ کرنے کا عمدہ موقعہ میسر آتا ہے۔ چنانچہ اس سال ہفتۂ قرآن کریم اسی ماہ کی ۵ر تا ۱۲ر تاریخ کو منایا گیا تھا اور بدر کا ایک خصوصی پرچہ بھی قرآن کریم کی تبلیغ و اشاعت ہی کی غرض سے شائع کیا گیا تھا۔ عیاں را چہ بیاں۔

۳۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا ارشاد خداوندی وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا کی تعمیل میں تبلیغ و اشاعت قرآن جماعت احمدیہ کا محبوب مشغلہ بن چکا ہے۔ اس کا ناقابل تردید واضح ثبوت دنیا بھر میں قائم شدہ احمدیہ مسلم مشنز ہیں۔ جہاں پر متعین سینکڑوں مبلغین اسلام چوبیس گھنٹے اسی محبوب فریضہ کی سرانجام دہی میں مصروف رہتے ہیں۔

بیرونی ممالک کی غیر اسلامی دُنیا کو کلام اللہ کے پڑھنے سمجھنے اور اس کے انوار و برکات سے بہرہ ور ہونے کے مواقع بہم پہنچانے کے لئے جماعت احمدیہ نے اُن کی اپنی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کرنے کی جو مہم چلا رکھی ہے اس طرح لاکھوں لاکھ آبادی کو قرآن کریم کے ذریعہ دین حق سے آگاہ کرنے کے سامان ہو چکے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے ایک معقول تعداد ہر سال حلقہ بگوش اسلام ہو رہی ہے۔ اور اپنے سینوں کو قرآنی انوار سے منور کر رہی ہے

۴۔ جہاں تک اندرون ملک میں اس فریضہ کی انجام دہی کا تعلق ہے مرکز سلسلہ قادیان سے انگریزی ترجمۃ القرآن تو کئی سال ہوتے شائع ہو چکا ہے۔ جو انگریزی دان طبقہ میں خصوصیت سے مقبول ہے۔ سینکڑوں غیر مسلم حضرات بڑے اشتیاق اور رغبت سے قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں اور اُس کی تعلیمات سے ذاتی واقفیت حاصل کر رہے ہیں۔ ایسے شائقین کا حلقہ بفضلہ تعالیٰ دن بدن وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ انفرادی مطالبہ پر ہدیۂ قرآن پیش کرنے کے علاوہ جماعت احمدیہ نے اپنے خرچ پر ملک کی بڑی لائبریریوں میں بہت سے نسخے رکھوا دیئے ہیں تا متلاشیان حق بسہولت اس چشمۂ روحانی سے شاد کام ہو سکیں۔

(باقی صفحہ نمبر ۴ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی مصروفیات

خدام کے لئے حضور کی شفقت کا ایک ایمان افروز نظارہ۔ اہم ارشادات

مکرم بشیر احمد خاں صاحب رفیق بی۔ اے پرائیویٹ سکرٹری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفقت ایک روح پرور نظارہ

۲۲ ماہ ہجرت ۱۳۵۰ ہش / مئی ۱۹۷۱ء کو ملاقات کا دن تھا۔ اس روز صبح ہی سے بیرونجات سے آنے والے احباب کی تشریف آوری شروع ہو گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے شمع خلافت کے پروانوں کا ایک ہجوم سا ہو گیا۔ ملاقات کا وقت ۱۱ بجے مقرر تھا۔ دس بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو شدید ضعف کا دورہ پڑا۔ محترم و مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب فوراً تشریف لے آئے اور تقریباً ایک گھنٹہ تک دوائی وغیرہ دیتے رہے۔ احباب کو اس تکلیف دہ صورت حال کا علم ہوا تو وہ بے چین ہو کر دعاؤں میں لگ گئے اور اس بات کا اظہار بھی کیا کہ آج تو ملاقات ناممکن ہے۔ جب گیارہ بجے محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے باہر آ کر بتایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو شدید ضعف کی شکایت ہے لیکن پھر بھی حضور نے باصرار فرمایا ہے کہ چونکہ احباب باہر سے آئے ہوئے ہیں اس لئے میں ملاقات ضرور کروں گا۔ محترم میاں صاحب نے یہ شرط عائد فرمائی کہ دوست صرف معانقہ ہی کریں۔ لیکن جب خلافِ طبع اور سخت کمزوری کے باوجود حضور نے ملاقات شروع فرمائی تو سب احباب کے ساتھ ایسے رنگ میں بھی گفتگو فرمائی گویا آپ بالکل صحت کی حالت میں ہیں۔ یہ ملاقات پونے دو گھنٹے جاری رہی۔ حضور کے چہرہ مبارک سے ضعف کے آثار نمایاں تھے اور دکھائی دیتا تھا کہ طبیعت بے حد ناساز ہے۔ لیکن جب تک حضور نے تمام ملاقاتیوں کو شرفِ ملاقات نہ بخشا حضور اندر تشریف نہیں لے گئے۔

غذائی مشکلات کا حل

ملاقات کے دوران حضور نے فرمایا۔ یہ حقیقت ہے کہ عوام کو ایک وقت میں جتنی خوراک کھانی چاہیئے وہ اس سے کہیں زیادہ کھاتے ہیں جس سے علاوہ اس کے کہ ملک اور قوم کو غذائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے خود اپنی صحت بھی برباد ہوتی ہے اچھی صحت کا راز کم کھانے میں ہے۔ پیٹ اور آنتوں کی اکثر بیماریاں پُرخوری کے نتیجہ میں ہی پیدا ہوتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا متواتر روزوں کا مجاہدہ

فرمایا ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خواب میں انوار سماوی کی پیشوائی کیلئے سنتِ اہلبیت رسالت کے مطابق متواتر روزے رکھنے کا ارشارہ ہوا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے کچھ یتیم بچوں کو فرمایا کہ تم روزانہ میرے پاس آیا کرو اور جو کھانا آپ کے لئے گھر سے آیا کرتا تھا۔ آپ وہ پوشیدہ طور پر ان بچوں میں تقسیم فرما دیا کرتے تھے اور خود روزہ دار رہتے تھے۔ حضور علیہ السلام نے یہ روزے متواتر چھ ماہ تک رکھے۔ حضور علیہ السلام نے ان دنوں یہ بھی تجربہ کیا کہ انسان کم از کم کتنی غذا کھا کر بصحت طور پر زندہ رہ سکتا ہے چنانچہ آپ نے اس تجربہ کے لئے شام کا کھانا بھی کم کرنا شروع کر دیا۔ حتی کہ کم کرتے کرتے آپ چند نوالوں پر آ گئے اور آپ فرماتے تھے کہ ان چند نوالوں کے کھانے سے میری صحت نہایت اچھی اور طبیعت بشاش لبشاش رہتی تھی۔ (کتاب البریہ حاشیہ صفحہ ۱۹۷، ۱۹۸) پس کم غذا انسان کی اصل صحت کی ضمانت ہے۔

مجاہدہ کا اثر خاندان پر

فرمایا حضور علیہ السلام کے اس مجاہدہ کا اثر حضور علیہ السلام کے خاندان میں بھی اب تک پایا جاتا ہے۔ چنانچہ میں خود بہت ہی کم کھاتا ہوں۔ ایک مرتبہ ایک ڈاکٹر صاحب نے میرا معائنہ کیا اور علاج کے سلسلہ میں مجھ پر یہ پابندی لگا دی کہ میں صبح دو چھٹانک آٹے کی روٹی اور شام کو تین تولے روٹی سے زیادہ نہ کھایا کروں۔ میں نے ایک کی ڈیوٹی لگا دی کہ میرے لئے تول کر دو چھٹانک کی روٹی تیار کریں۔ پہلے دن جب چپاتیاں سامنے آئیں تو وہ چار تھیں۔ جبکہ میں عام طور پر صرف دو چپاتی ہی کھایا کرتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب نے پرہیز تو یہ بتایا کہ چار چپاتی کھایا کرو اس سے زائد نہیں اور میں صرف دو چار چپاتیاں کھایا کرتا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک اور ہمارا فرض

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرمایا کرتے تھے کہ مومن کو کم کھانا چاہیئے اور پُرخوری سے بچنا چاہیئے۔ اگر ہماری قوم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل پیرا ہو جائے تو ... اعلیٰ صحت کے ملک میں غذائی قلت بھی جاتی رہے گی اور عوام کو اکثر بیماریوں سے نجات بھی مل جائے گی۔

عربی النسل گھوڑوں کی جفاکشی کا راز

کم کھانے سے بدن میں چستی اور جفاکشی کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ عربی النسل گھوڑوں کی خوراک دوسرے گھوڑوں کی نسبت بہت ہی کم ہے لیکن ان کی چستی اور جفاکشی دوسرے گھوڑوں کی نسبت کہیں زیادہ ہے۔ اس سلسلہ میں مزید فرمایا۔ میں نے حال ہی میں ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ سعود خاندان کا مخالف ایک بدو رئیس تھا جو اس خاندان کی اطاعت قبول نہ کرتا تھا۔ ابن سعود کے آدمی اس رئیس کے پیچھے لگے رہتے تھے۔ موقع پانے پر اس کو گرفتار کر لیتے۔ ایک موقع پر یہ بدو رئیس ایک موسوار سے کر سرحدی علاقہ میں پھر رہا تھا کہ سامنے سے سعودیوں کی تین ہزار فوج نظر آئی۔ اس رئیس نے اپنے ایک معتمد کو بلا کر اپنی ... دے دیں اور شیحا نامی ایک گھوڑا بھی دے کر حکم دیا کہ وہ فوراً سرحد پار کر جائے۔ وہ گھوڑی کو سرپٹ چھوڑ کر روانہ ہوا۔ وہاں سے پہلا پڑاؤ جہاں پانی مل سکتا تھا ۷۰ میل پر تھا۔ یہ وہاں پہنچا تو دیکھا کہ وہاں بھی سعودی حکومت کے لوگ ہیں۔ چنانچہ یہ اس پڑاؤ کو چھوڑ کر سرحد کی طرف بھاگا۔ ابن سعود کے آدمیوں نے اس کا تعاقب بھی کیا لیکن اس کو نہ پا سکے۔ یہ سوار اور گھوڑی ۷۰ میل تک بغیر کچھ کھائے پیئے دوڑتے چلے گئے حتی کہ کویت کی سرحد میں داخل ہو گئے۔

یہ عربی النسل گھوڑے کا ہی کمال اور حوصلہ تھا کہ اتنا لمبا فاصلہ بغیر کچھ کھائے پیئے دوڑتا چلا گیا۔ اور اس جفاکشی کی ایک وجہ اس کی کم خوری بھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ شش ماہی روزے رکھنے والے دنوں میں میری خوراک جتنی جتنی کم ہوتی چلی گئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے رؤیا کشوف اور الہامات میں اتنی اتنی کثرت ہوتی چلی گئی۔

احمدیوں کو پُرخوری سے اجتناب کی تلقین

فرمایا ہمارے احباب کو پُرخوری سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اور ملک میں ایسی تحریک شروع کرنی چاہیئے کہ یہ بات عوام کے ذہن نشین کرائی جائے کہ زیادہ کھانے سے نقصان ہی ہے اپنی صحت کا بھی اور قومی معیشت کا بھی۔

صحبت صادقین

نفس اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ صحبتِ صادقین بھی ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے کونوا مع الصادقین۔ یعنی تم خدا تعالیٰ کے صادق اور راستباز لوگوں کی صحبت اختیار کرو تاکہ ان کے صدق کے انوار تم کو بھی حصہ ملے۔

(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ایسٹ اور ویسٹ گوداوری کا تبلیغی دورہ

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی عبدالحی صاحب فضل انچارج مبلغ آندھرا

راج منڈری کے علاقہ کے دورہ کے لئے دفتر نے اجازت مجھے دے رکھی تھی۔ اتفاقاً مکرم مولوی ولی الدین صاحب بھی آ نکلے اور مجھے اس علاقہ کے ساتھ چلنے کی تحریک کی۔ خاکسار نے اس موقعہ کو مناسب سمجھا اور رضامندی کا اظہار کیا۔ اس دوران میں مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب اور بعض دیگر احباب جماعت بھی تیار ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کے لئے اپنی کار دے دی اور بعض دوسرے دوستوں نے مالی تعاون کیا۔ اور سارا یہ دورہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۳۰ اپریل تا چار مئی اس علاقہ کا دورہ کرتا رہا

آکیوڑ :-

یہاں لوگ احمدیت سے متعارف ہیں۔ یکم مئی کو رات کو مقامی احباب کی جانب سے ہی جلسہ کا انتظام ہوا۔ لاؤڈ سپیکر وغیرہ کا بھی انتظام تھا۔ خاکسار نے مکرم مولوی ولی الدین صاحب کی مختصر تقریر کے بعد سوا گھنٹہ تک جماعت احمدیہ کے مخصوص عقائد سے متعارف کرایا۔ پانچصد کے قریب حاضری تھی۔ نہایت اطمینان کے ساتھ سامعین تقریر سنتے رہے اور متاثر ہوئے۔

۲ مئی کی صبح کو بعض نوجوان خاکسار سے سوالات پیش کرتے رہے اور جوابات پر بہت مطمئن ہوئے۔ اور ایک نوجوان جو زیادہ سرگرم تھا اور زیادہ سوالات کرتا تھا آخر میں اس نے کہا کہ حقیقت تو واضح ہے لیکن ہمارے یہ لوگ بہت زیادہ مخالف ہیں پہلے ... ہیں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس علاقہ میں جلد ہی احمدیت قائم ہو جائے گی۔

۲ مئی کو شملہ پورم گئے۔ وہاں نئے احمدی مستری جیون صاحب ہیں۔ ان کی مخالفت ہو رہی ہے۔ انفرادی طور پر تقسیم لٹریچر اور تبلیغ کی گئی۔ اجتماعی طور پر جلسہ کا انتظام نہ ہو سکا۔

۳ مئی کو مکرم محمد یوسف صاحب معلم وقف جدید سے جگنا پیٹ میں ملاقات ہوئی۔ موصوف نے بتایا کہ حضرت میاں صاحب نے راج منڈری میں دار التبلیغ قائم کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ ۵۰/- روپے ماہوار کرایہ کی منظوری ہوئی ہے جو ناکافی ہے۔ محترم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب ۲۵/- روپے ماہوار اس مد میں مزید دینے کا وعدہ کیا اور دار التبلیغ کے لئے ۲۰۰/- روپے فرنیچر کے لئے دینے کا بھی وعدہ کیا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

ترجمۃ القرآن تلگو کی اہمیت بتاتے ہوئے مکرم محمد یوسف صاحب نے بتایا کہ یہاں ۲۲ سال میں کثیر تعداد میں ہندو لوگ عیسائیت قبول کر چکے ہیں۔ اور کرتے ہی چلے جا رہے ہیں۔ اور محض روپے کے زور سے ہسپتال قائم کرتے سکول کھولتے اور دودھ وغیرہ سپلائی کرتے ہیں۔ جبکہ تعلیم یافتہ طبقہ اسلام کی سچائی کی جانب مائل ہے۔ لیکن وہ لوگ زیادہ لٹریچر تلگو زبان میں مانگتے ہیں۔ بائیبل کا ترجمہ تلگو میں شائع شدہ ہے۔ لہٰذا وہ لوگ تلگو میں قرآن کریم مانگتے ہیں۔ ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب نے وعدہ کیا کہ اس کار خیر کے لئے میں دس ہزار روپیہ ادا کروں گا۔ جزاہم اللہ خیراً۔

متواتر تین رات بارہ بارہ بجے تک ... کی مسجد میں تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اور ... کے ساتھ خاکسار نے اور مکرم مولوی ولی الدین صاحب نے پیغام حق پہنچایا۔ یہ لوگ بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ بعض غیر مسلم افراد کو بھی پیغام حق پہنچایا۔ ایک غیر مسلم جوبلی ... نوجوان ہے جماعت احمدیہ کے لٹریچر سے اس قدر متاثر دکھائی دیا کہ اس نے برملا کہا کہ اب چند سالوں میں یہاں اسلام دکھائی دے گا۔ اور عیسائیت ختم ہو جائے گی۔

ان علاقوں کے بعض حصوں میں عیسائیت کی اکثریت بتائی جاتی ہے۔ مسلمان بہت کم تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ البتہ راج منڈری میں مسلمانوں کی تعداد کافی بتائی جاتی ہے۔

راڑول میں بھی ایک نوجوان احمدی ہیں ان سے ملاقات ہوئی۔ ہم لوگوں کے جانے سے تبلیغ کے علاوہ ان نئے احمدیوں کی دلجوئی بھی ہوئی ابھی تک جو لوگ بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں بہت غریب لوگ ہیں مکرم محمد یوسف صاحب نے بھی جو نے ... تھا۔ جو بتایا جاتا ہے کہ تقریباً نیل ہو چکا ہے

بڑے اخلاص اور ہمت کے ساتھ محمد یوسف صاحب کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے اور احسن رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

احباب دعا فرمائیں کہ اس علاقہ میں جو درحقیقت سمندر کا کنارہ ہے فوج در فوج لوگ اسلام اور احمدیت کو قبول کریں۔ یہ خاکسار کا پہلا دورہ تھا۔ کافی معلومات اس علاقہ کے متعلق حاصل ہوئی ہیں۔ لیکن ابھی یہ معلومات تشنۂ تکمیل ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج ظاہر فرماوے۔ آمین۔

ایک کام جو ہمارے لئے طرۂ امتیاز ہے

(بقیہ صفحہ نمبر ۲)

علاوہ ازیں ہندی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے اس کی نظر ثانی ہو رہی ہے۔ عنقریب ترجمہ بھی شایانِ شان طور پر شائع کیا جائے گا۔ تا ہندی دان طبقہ بھی اس نور سے منور ہو سکے۔

۵۔ بنیادی طور پر چونکہ جماعت احمدیہ ایک تبلیغی جماعت ہے۔ اور ظاہر ہے کہ حق تبلیغ قرآن کریم کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ اس لئے جماعت کی تمام تر ساعی قرآن کریم کی تبلیغ و اشاعت کے اردگرد گھومتی ہیں۔ اور یہ بات دعویٰ سے کہی جا سکتی ہے کہ جس طور پر احمدیہ جماعت کو قرآن کریم کے ساتھ ذاتی لگاؤ ہے اور عمل کے میدان میں ہر چیز پر اسے درجہ اولیت حاصل ہے اور کسی چیز کو نہیں۔

۶۔ بیرونی ممالک کی طرح اندرون ملک میں بھی قریباً ہر صوبہ میں جماعت کے مشنز قائم ہیں اور مبلغین کرام مع افراد جماعت دن رات قرآنی تبلیغ میں مشغول ہیں۔ محبت و پیار اور معقولیت کے ساتھ قرآن کریم کی باتوں سے غیر مسلم بھائیوں کو واقف و آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ مرکز نے اخبار بدر کے ذریعہ بھی وقتاً فوقتاً شائع ہونے والے مستقل نوعیت کے لٹریچر کے ذریعہ باقاعدہ ادا ہو رہا ہے۔

۷۔ یہ سب مبلغین اپنے اپنے مراکز تبلیغ کے علاوہ مختلف وفود میں شامل ہو کر مرکزی ہدایات کے تحت تبلیغی دورے بھی کرتے ہیں۔ اور مختلف مقامات پر ایسے تبلیغی جلسے منعقد ہوتے ہیں جن کی جملہ تقاریر کا تانا بانا آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی تشریح و تفصیل ہوتا ہے۔

علماء احمدیت اور مبلغین کرام اپنی تقاریر میں مروجہ علوم و فنون کی بعض باتیں جب آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی روشنی میں بیان کرتے ہیں تو سامعین متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ ایسی تقاریر میں غیر معمولی دلچسپی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ دنیا کو درپیش مسائل کا حل جب قرآنی تعلیم کی روشنی میں مدلل رنگ میں بیان کیا جاتا ہے یا ایسے ہی امور کی تفصیل پیش کی جاتی ہے۔ تو سننے والے خود بخود اسلام کی طرف کھنچے آتے ہیں۔ اس طرح کی دلچسپی اور پسندیدگی کا اظہار کرنے والے غیر مسلم دوست اچھے خاصے تعلیم یافتہ اور بارسوخ طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں جو بسا اوقات بڑے اصرار سے اپنے ہاں جماعت کے علماء کی تقاریر کا اہتمام کراتے ہیں اور بڑی توجہ سے ان کی تقاریر سنتے اور قدر کرتے ہیں

ان مختصر تفصیل کے ذکر سے ہمارا مقصد یہ بتانا ہے کہ جمعیۃ العلماء کے آرگن نے ہندوستان کے مسلمین کے بارہ میں ... جماعت احمدیہ کا کردار بھی قارئین کرام کے سامنے آ جائے اور یہ بات واضح ہو جائے کہ آج زمانہ اسلامی تحریک کو تفوق کس نہج پر اجاگر کرنے والی ذکر کی جماعت ہے وہ جماعت احمدیہ ہی ہے جس کا محبوب مشغلہ قرآن کریم کی تبلیغ و اشاعت ہے جبکہ اسلام کا دم بھرنے والی دوسری جماعتیں اسلام کی ان نمایاں قسم کی خدمات سے قاصر رہنے کا صاف اعتراف و اقرار کر رہی ہیں۔ فتدبروا یا اولی الابصار

درخواست دعاء

مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب سرینگر ایک عرصہ سے بیمار تھے۔ ڈاکٹروں کی رائے تھی کہ اپریشن ضروری ہے۔ چنانچہ اب ان کا اپریشن ہوا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل کامیاب رہا الحمد للہ ڈاکٹر صاحب مخلص نوجوان ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی صحت و عمر میں برکت دے۔

بس دوستوں سے دعا کی درخواست ہے

مرزا وسیم احمد

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مدیر ہفت روزہ نشیمن بنگلور کے نام ایک مکتوب

از مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس سی نائب امیر جماعت حیدرآباد

محترم ایڈیٹر صاحب نشیمن بنگلور
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

آپ نے اپنے موقر ہفتہ وار کی حالیہ اشاعت مورخہ ۹ر مئی ۱۹۷۱ء میں ایک جاذب نظر اور قابل توجہ حسب ذیل عنوان "یہ قہر خداوندی نہیں تو پھر کیا ہے"۔ کے تحت جو نقشہ کھینچا ہے اس کا اقتباس درج ذیل ہے۔

دنیا کا نقشہ اٹھائیے۔ اسلامی ملکوں کو نشان لگاتے چلئے آپ کو معلوم ہوگا کہ کوئی ملک خوشحال مطمئن اور ترقی یافتہ نہیں ہر جگہ کوئی نہ کوئی جھگڑا چل رہا ہے جنگ اور تباہی کا سایہ ہر ایک پر ہے۔ آپس میں جھگڑے ہر جگہ ہیں خانہ جنگی کا اندیشہ ہر ایک کو لگا ہوا ہے۔ دولت کی افراط نے اکثر ملکوں کے مسلمانوں کو بد اخلاق بنا رکھا ہے عیاشی کے شیطان نے جہالت اور گمراہی میں ڈال رکھا ہے۔ ایک دوسرے پر لشکر کشی کی وجہ سے کئی ملکوں کی آمدنیاں ہتھیاروں پر لگ رہی ہیں سعودی عرب میں عیاشی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ اسلامی قدریں آہستہ آہستہ اپنی قیمت کھوتی جا رہی ہے مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان کم اور عیسائی زیادہ ہوتا جا رہا ہے یمن خانہ جنگی کی وجہ سے دیوالیہ ہو چکا ہے اور قریب ہے کہ روس اس کو دبوچ لے گا مصر کے لیڈروں نے فرعون کو اپنا باپ اور ناصر کو اپنا رسول مان کر اسلام سے سارے رشتے کاٹ لئے ہیں عرب قومیت کا شیطان نہ صرف انہیں گمراہ کر چکا ہے بلکہ تباہی کی طرف تیزی سے لئے جا رہا ہے عزم ہمت بہادرانہ صفات سے یہ لوگ یکسر خالی ہو چکے ہیں شام آجکل یہودیوں کی سازش کا مرکز اور اسلامی ملکوں کو خانہ جنگی میں مبتلا کرنے کا مرکز بنا ہوا ہے اردن میں ۱۹۶۷ء کی جنگ کے بعد کچھ باقی نہیں تھا جو کچھ ہے اس کو خانہ جنگی کی آگ میں جھونک دیا جا رہا ہے۔ امریکہ الفتح کے مجاہدین کو قتل کرنے کے لئے ہتھیار دے رہا ہے اور شاہ حسین اس کو بڑی خوشی سے قبول کر رہے ہیں سوڈان میں خانہ جنگی ابھی جاری ہے اور اسلام کے سرفروشوں کو روس قتل کروا رہا ہے عراق میں کردوں کو ایران کی طرف سے بغاوت کرنے کے لئے مدد مل رہی ہے اور عراق لیڈر مسلمانوں کی بھلائی کے لئے نہیں بلکہ اپنی کرسی کے لئے سب کچھ کر رہے ہیں ایران میں کمیونسٹوں نے سرکار کے خلاف ایک زبردست محاذ بنایا ہے جس کی مدد باہر کے ملک کر رہے ہیں یہ کمیونسٹ شاہ کا تختہ الٹنے کی فکر میں ہیں ترکی میں ان دنوں مارشل لاء نافذ ہے اور سارے ملک میں تشویشناک حالات ہیں۔ لیبیا میں آجکل حالات اچھے نہیں وہاں کسی بھی وقت انقلاب آسکتا ہے افریقی ملکوں میں مسلمانوں کو دبانے اور ان کی تحریکوں کو کچلنے کی کوشش کی جا رہی ہے مگر کسی بھی ملک کی طرف سے ان تحریکوں کی تائید نہیں ہوتی سب سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ ہر ایک افریقی ملک دوسرے کا دشمن ہے پاکستان جو اسلام کا سب سے بڑا مرکز تھا اندرون ملک خانہ جنگی کی وجہ سے تباہی کے دہانے پر آ کھڑا ہوا ہے مشرقی پاکستان میں ۲۲ دن کی خانہ جنگی سے ثابت ہو گیا کہ وہ اندر ہی اندر کس قدر کھوکھلا ہو چکا ہے۔ ۱۹۶۸ء سے جو سیاسی بحران کا سلسلہ چل رہا تھا وہ ۱۹۷۱ء میں بھی ختم نہیں ہوا انڈونیشیا کو کمیونسٹوں سے شدید خطرہ ہے۔ اقتصادی حالات اتنے خراب ہیں کہ اگر غیر ملک اس کی مدد نہ کریں تو انڈونیشیا ہی باقی نہیں رہے گا ملائیشیا کے لئے چین کے باشندے مستقل عذاب بنے ہوئے ہیں کویت میں دولت کی زیادتی اسقدر ہے کہ وہاں کے حکمران اور عوام اس کو خرچ کرنے کی ترکیبیں تلاش کر رہے ہیں۔ بحرین اور خلیج فارس کے جزیرے آپس میں دست بہ گریباں ہیں غرض پوری اسلامی دنیا ایک عجیب و غریب قسم کے انتشار اور کشمکش کا شکار ہے۔

مجھے بتائیے کہ اتنے سارے ممالک پر بیک وقت مصیبتیں آجائیں تو پھر اس کو سوائے قہر خداوندی کے اور کیا نام دیا جائے"۔

یہ عنوان اور آخری جملہ استفہامیہ لاکھ دل کی آواز سہی ہم تو یہی عرض کریں گے کہ ان الفاظ کا اظہار ایک بڑی بھاری ذمہ داری اپنے آپ پر وارد کر لینے کے مترادف ہے اس لئے کہ اللہ جل شانہ' نے اپنے کلام پاک میں ایک حتمی بات ایسی ارشاد فرما دی ہے۔ جو ضمیر کی اس پکار کے جواب میں تلاش حق کی دعوت دیتی ہے اسلئے بہتر ہوتا کہ اگر قہر خداوندی کے الفاظ نہ تو زبان پر لائے جاتے نہ ہی انکی اسطرح اشاعت کرکے ہر پڑھنے والے کو تلاش حق پر پابند کیا جاتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا

یعنی یہ کہ ہم جب تک کسی رسول کو مبعوث نہ کر دیں اپنا قہر و عذاب نازل نہیں کیا کرتے پس مسلم مملکتوں وہاں کے باشندوں اور عامۃ المسلمین کے ایسے بھیانک اور گھناؤنے کردار کو پیش کرکے قہر خداوندی سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ تو کیا ہم پر یہ لازم نہیں آتا کہ ہم ارشاد خداوندی محولہ صدر کی روشنی میں اس رسول کی تلاش کریں جس کی بعثت ایسی قہر خداوندی سے قبل لوازمات سے ہے۔ جب ہماری ساری خامیوں' کوتاہیوں خطاؤں بلکہ بداعمالیوں کے باوجود اصلاح کے لئے کسی مامور کا تصور بار خاطر ہوتا ہے تو پھر اس کا واحد حل یہی ہوگا کہ ہم صاف انکار کر دیں کہ یہ کوئی قہر خداوندی نہیں، تاہم اپنے معبود حقیقی کے ارشاد کو پس پشت ڈالنے والے افراد پاکر مستوجب سزا نہ ٹھہریں ورنہ ہم پر یہ فرد جرم لگ جائے گی کہ ہم نے خالق کائنات پر نعوذ باللہ یہ الزام عاید کیا کہ اس نے اپنا مامور و مرسل مبعوث کئے بغیر ہی اپنا قہر نازل کر دیا۔ ساتھ ہی سرور کائنات سرکار دو عالم سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی خلاف ورزی ہوگی جن کی اتباع سے سر مو انحراف راندہ درگاہ خداوندی کا سزاوار کر دیتی ہے اور کامل پیروی و اطاعت محبوب الٰہی کے مقام پر پہنچا دینے کی ضامن ہے۔ جب زبان حال و قال سے ہم قہر خداوندی کا نقشہ کھینچ رہے ہیں تو پھر ارشاد باری تعالےٰ

الم یان للذین اٰمنوا ان تخشع
قلوبھم لذکر اللہ وما نزل
من الحق ولا یکونوا کالذین
اوتوا الکتاب من قبل فطال
علیھم الامد فقست قلوبھم
وکثیر منھم فاسقون

ہم سے کس چیز کا مطالبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (جب تم یہ کہہ اٹھے ہو کہ قہر خداوندی کا سیلاب امڈ آیا ہے) تو کیا مومنوں کے لئے اب بھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خشیت الٰہی سے کانپ اٹھیں، ذکر و اذکار میں مشغول ہو جائیں اور (اس قہر خداوندی سے قبل) جو حق کا نزول ہوا ہے۔ یعنی ایک سچے مامور کی بعثت ہوئی ہے اس کو تلاش کرکے خشیت الٰہی کا ثبوت دیتے ہوئے قبول کر لیں اس نزول حق کی بشارت کے ساتھ انذار بھی موجود ہے۔ فرمایا یاد رکھو ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنکو اس دین واحد سے پہلے بھی کتاب دی گئی تھی۔ لیکن وہ اس زعم باطل میں رہے کہ ہمارے یہاں کتاب موجود ہے اور یہ نہ سوچا کہ ایسی کتاب کے ہوتے ہوئے بھی جب اس پر ایک لمبی مدت گذر جاتی ہے تو اس کتاب کے احکام کے بموجب اعمال بجا لانے کی جانب توجہ باقی نہیں رہتی جس کے نتیجہ میں ان کے دل سخت ہو جاتے ہیں اور اکثریت فسق و فجور کا شکار ہو جاتی ہے۔ پس اے مومنو! تم نزول حق کی شناخت سے اس تصور میں بے توجہی نہ برتنا کہ تمہارے پاس کتاب اللہ موجود ہے۔ اسلئے کہ مدت مدید گزر جانے پر پھر نزول حق کا مقصد یہی یہ ہوتا ہے کہ وہ مامور اس کتاب کے احکام کے بموجب اعمال کی بجا آوری پر متوجہ کرے لہٰذا اس کی خشیت تمہارے دلوں میں پیدا ہونی چاہیئے نہ یہ کہ مومن کہلانے والے ایسے مامور کا استہزا کرکے خدا تعالیٰ کی اس وعید کے کہ

یٰحسرۃً علی العباد ما یاتیھم
من رسول الا کانوا بہ

یستہزءون
کا مصداق ٹھہریں۔
آپ نے اس مضمون میں ساری اسلامی دنیا کی سیر کرا دی ہے اور ہماری توجہ کلام اللہ کے اس ارشاد کی جانب پھیر دی کہ:

سیروا فی الارض فانظروا کیف
کان عاقبۃ المکذبین

سارے دول اسلامی نے آج تک اس زمانے کے مامور ربانی کو جھٹلایا اور ان کی اس تکذیب کے نتیجہ میں جس قہر خداوندی سے دوچار ہیں اس کا نقشہ آپ نے کھینچ کر رکھ دیا ہے۔ پس جہاں اصولی احکام خداوندی کے عین مطابق اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی کے بموجب جب اللہ تعالیٰ نے مسیح محمدی کی شکل میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ نے اس امر پر زور دیا کہ احکام الٰہی کی کما حقہٗ بجا آوری اور بانی اسلام کی محبت اور اتباع ہی میں مومن کی فلاح اور دینی و دنیاوی سرفرازی و کامرانی مضمر ہے تو کیا ہمارا فرض نہیں ہو جاتا کہ سارے مسلمان اس ایک جھنڈے کے تلے جمع ہو کر ملت واحدہ کی شکل اختیار کر لیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی محبت و جانثاری کا ثبوت پیدا کریں کہ آپ کے ارشاد فرمودہ کے بموجب آنے ہوئے مسیح محمدی کو ہم نے مان لیا ہے ورنہ اس قہر خداوندی سے بچ نکلنا ایک امر محال ہی ہوگا چنانچہ خود حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے اس قہر خداوندی کی وعید دیتے ہوئے فرمایا ؎

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

واقعہ یہ ہے کہ حالات زمانہ اس امر کے متقاضی تھے کہ مامور ربانی کا ظہور ہوتا چنانچہ آپ فرماتے ہیں

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار
وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا
کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار

موصوف بالا اقتباس کے ماسوا ہم اگر اپنے گرد و پیش کا جائزہ لیں تو یہ بات کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ آج کے دور میں تہذیب کے پیمانے، شرافت کے اقدار اور اخلاق کے معیار سب ہی بدل چکے ہیں بے حیائی کے پروگرام روز مرہ کے معمول ہو گئے ہیں حجاب اور ستر پوشی ازمنہ سابقہ کے قصے اور کہانیاں متصور ہونے لگے ہیں سینما بینی ننگے ناچ اور گانے کلچرل پروگرام کے بہانے بے حیائیوں کے تماشے تفریح طبع کے لوازمات سمجھے جانے لگے ہیں۔ جذباتی اور نفسانی شہوات نے انسان سے انسانیت کا جامہ اتار کر حیوانیت کے زمرہ میں لا کھڑا کیا ہے اور اس تنزل اور گراوٹ کو ترقی پذیری کا نام دیا جا رہا ہے۔ پھر بھی یہ سمجھنا کہ زمانہ کسی مامور و مصلح کی ذات کا متقاضی نہیں اپنے آپ کو دھوکا دینا نہیں تو اور کیا ہے۔ پس ہر ذی شعور خدا ترس صاحب بصیرت اور نیک طینت شخص کے لئے لمحۂ فکریہ ہے کہ وہ مامور وقت کی شناخت کی سعی کرے منادی کی ندا پر کان دھرے اور لبیک کہتے ہوئے اس حق کو قبول کرے تا اللہ کی حفظ و امان کا حقدار بن جائے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے تو ارشاد فرما دیا ؎

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

حضرت ممدوح نے خدمت اسلام میں جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں ان کا صحیح اندازہ اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ آپ کی تصنیف کردہ کم و بیش ۹۰ کتب مثلاً "آئینہ کمالات اسلام"، "حقیقۃ الوحی" فتح اسلام توضیح مرام ازالہ اوہام براہین احمدیہ میں سے کسی ایک کا مطالعہ کیا جائے ان میں قرآنی علوم کے دریا بہا دیئے گئے ہیں اور آپ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرہ ز بحر کمال محمد است

فاعتبروا یا اولی الابصار

خاکسار:
محمد عبد اللہ۔ بی۔ اے۔ ایس سی۔ ایل ایل۔ بی ریٹائرڈ اسسٹنٹ سیکرٹری حکومت آندھرا پردیش۔ بیت المحمود عقب جی۔ بی۔ او حیدرآباد ۱ء
ٹیلیفون نمبر ۵۱۰۹۲

نوٹ:۔
میں نے اپنا پتہ تفصیلی دے دیا ہے تا آپ کوئی جواب عنایت فرمانا چاہیں تو تشنگی محسوس نہ ہو۔

زکوٰۃ کی ادائیگی

اموال کو پاک کرتی ہے

درخواست ہائے دُعا

• ——— مکرم سید محمد زکریا صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھدرک کئی ماہ سے بیمار ہیں اور کٹک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ بہت کمزور اور نحیف ہو چکے ہیں جملہ احباب جماعت کی خدمت میں۔ دردمندانہ دعا کی درخواست کرتا ہوں شافی مطلق ان کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

خاکسار ——— مرزا وسیم احمد قادیان

• ——— خاکسار نے امسال گورونانک یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان دیا ہے نمایاں کامیابی کے لئے بزرگان سلسلہ اور تمام احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ——— سید غلام مہدی ناصر مبلغ سلسلہ احمدیہ

• ——— اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو بتاریخ ۱۴ر مئی ۱۹۷۱ء دو لڑکیاں توام عطا فرمائی ہیں تاریخ زچگی سے ہی میری اہلیہ بیمار چلی آ رہی ہیں جملہ بزرگان جماعت اور درویشانِ قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خاکسار کی اہلیہ کو صحت یاب کرے آمین

خاکسار ——— محمد معین الدین احمدی محبوب نگر (آندھرا)

• ——— مندرجہ ذیل احباب بدر کی اعانت میں رقوم بھجواتے ہوئے۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اپنی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۱) مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب شاہجہانپور پندرہ روپے (۲) مکرمہ زاہدہ بانو بیگم صاحبہ حیدرآباد دس روپے (۳) مکرم ڈاکٹر محمد امام صاحب شیموگہ دس روپے (۴) مکرم سید جہانگیر علی صاحب حیدرآباد پانچ روپے (۵) ماسٹر محمد شفیع صاحب منڈاشی پانچ روپے اعانت بدر میں بھجواتے ہوئے درخواست کرتے ہیں کہ انکو اللہ تعالیٰ نے ۲۱ مئی پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

مینیجر اخبار بدر قادیان

• ——— میرے والد محترم عبد الغفور صاحب ایک ماہ سے پیر کی شدید تکلیف میں مبتلا رہیں اسی طرح میری بہن اور چھوٹا بھائی بھی بیمار ہے مبلغ دس روپے بطور صدقہ ارسال کرتے ہوئے ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دُعا کا خواستگار ہوں۔

خاکسار ——— عبد الشکور مدنپور (آندھرا)

• ——— خاکسار چند یوم سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ جملہ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار ——— فاروق احمد فانی ڈوڈہ (کشمیر)

• ——— خاکسار کے نسبتی بھائی مکرم عبد الحفیظ صاحب ابن مکرم ماسٹر عبد الرزاق صاحب آف بھدرک نے بی۔ اے فائنل کا امتحان دیا ہے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز برادرم شریف احمد ابن ماسٹر عبد الرزاق صاحب کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے عزیز نومولود کی صحت و سلامتی اور درازی عمر ہونے نیز خادم دین بننے کے لئے جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ——— جلال الدین نیر انسپکٹر بیت المال قادیان

• ——— خاکسار کے خسر محترم بابو عبد الرزاق صاحب آف گونڈہ ایک عرصہ سے فالج میں مبتلا ہو کر صاحب فراش ہیں انکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے جملہ احباب و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ——— بشیر احمد طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

زکوٰۃ

(۱) زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے (۲) ہر صاحب نصاب پر اس کی ادائیگی فرض ہے (۳) کوئی دوسرا چندہ زکوٰۃ کا قائمقام تصور نہیں ہو سکتا۔ (۴) زکوٰۃ مومنوں کے مال کو پاک کرتی ہے (۵) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی رو سے زکوٰۃ کی تمام رقوم انجمن میں آنی چاہئیں۔

تمام صاحب نصاب احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ جس قدر زکوٰۃ آپ کے ذمہ واجب الادا ہے اسے ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے آمین ——— **ناظر بیت المال (آمد) قادیان**

پالگھاٹ میں نہایت کامیاب تبلیغی نمائش!

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم فرمودہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے کھڑا کیا ہے۔ جس کے متعلق قرآن کریم اور مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات میں بشارات موجود ہیں نیز خدا تعالےٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو یہ واضح بشارت بھی دی تھی کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

یہ خدائی فرمان جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے پورا ہوا ہے۔!!

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے جس کا اعتراف مخالفین احمدیت بھی کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ آج اکناف عالم میں اسلام کی تبلیغ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم نہایت وسیع پیمانے پر اور منظم طور پر پہنچانے کا شرف صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہے جبکہ اس میدان میں ساری دنیا کے دیگر مسلمان اور ان کی حکومتیں تنظیمیں اور جماعتیں بری طرح ناکام و نامراد ہو چکی ہیں۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ان بے نظیر اور عظیم القدر تبلیغی سرگرمیوں اور کارہائے نمایاں کی ایک چھوٹی سی جھلک ۱۸ تا ۲۱ مارچ کو پالگھاٹ (کیرلہ) کے I.M.A.HALL میں منعقدہ احمدیہ عالمی نمائش

Ahmadyya International Exhibition

میں نظر آئی اس نمائش کے بارے میں کیرلہ کے بڑے بڑے کثیرالاشاعت اخبارات نے تصاویر کے ساتھ رپورٹیں شائع کیں یہ اللہ کا بے حد فضل و احسان ہے۔ کہ اس نمائش کو امید سے بڑھ کر مقبولیت حاصل ہوئی اور روزانہ ڈیڑھ ہزار کے قریب تعلیم یافتہ افراد نہایت دلچسپی سے نمائش دیکھتے رہے۔

بجائے اس کے کہ خاکسار اس نمائش کے افتتاح وغیرہ امور کے بارے میں اپنی رپورٹ تلمبند کرے پالگھاٹ سے شائع ہونے والے روزنامہ "دن وارتہ" (DINA VARTHA) کی رپورٹ جو ۱۸ر مارچ ۱۹۷۱ء میں شائع ہوئی ہے اس کا ترجمہ ذیل میں لکھنا مناسب سمجھتا ہے۔ رپورٹ مذکور یوں ہے۔

انسانی قلوب میں وسعت کی ضرورت ہے
سلسلہ عالیہ احمدیہ اسکی دلیل ہے

پالگھاٹ ۱۸ر مارچ ————

کیرلہ احمدیہ مسلم صوبائی کانفرنس جو ۲۰ ر ۲۱ر مارچ کو یہاں منعقد ہو رہی ہے اس کے ساتھ ملحق ہو کر یہاں کے I.M.A حال میں منعقد نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے (کیرلہ کے مشہور شاعر و ادیب) شری اولپا منا نے کہا کہ ہر مذہب میں سلسلہ احمدیہ کی طرح کی تحریکیں ضرور قائم ہونی چاہئیں انسانی قلوب کو مذہب کے لحاظ سے بہت زیادہ وسیع ہونے کی ضرورت ہے اور احمدیہ مسلم یہ خواہش رکھتے ہیں کہ اس وسعت میں رواداری نہ فضا قائم ہو جائے مذاہب مقابلہ کے لئے قائم نہیں کئے گئے بلکہ وہ زندگی گذارنے کے ذرائع ہیں اس دنیا میں جب کہ زندگی کے ہر شعبہ میں مقابلے ہو رہے ہیں مذہب کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ انسان کی اصلاح مذہب کے ذریعہ ہوتی ہے اس لئے مذہب کے متعلق علم بچپن سے ہی حاصل کرنا چاہیئے مذہب کو اپنانے سے انسان کے اندر سے تکبّر اور خودی کا جذبہ ختم ہو جاتا ہے انکساری اور عاجزی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے ہم مندروں میں اس لئے جاتے ہیں کہ وہاں پر ہم سے زیادہ طاقت ور ہستی موجود ہے مذہب کی ضرورت بھی یہی ہے میری دعا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی تحریک انسانی قلوب کو منور کرنے کا ذریعہ ثابت ہوں۔

اس جلسہ میں صوبائی احمدیہ جنرل سیکرٹری جناب علی کویا نے صدارت کی استقبالیہ سیکرٹری جناب مسلم نے سب کو خوش آمدید کہا

باوجود اس کے کہ نمائش کا مقام محدود ہے تاہم یہ جدّت سے بھرپور ایک مذہبی نمائش ہے

نمائش کے پہلے حصہ میں انگریزی فرنچ۔ جرمن چینی۔ عربی اور سواحلی یوروبا یوگنڈہ وغیرہ افریقی زبانوں میں احمدیہ لٹریچرز اور دنیا کے مختلف مقامات سے شائع ہونے والے احمدیہ اخبارات و رسائل رکھے گئے تھے۔

دوسرے حصہ میں "اسلام ایک امن کا علمبردار مذہب ہے" "اسلام عالمی فلاسفروں اور علماء کے نظر میں" "قرآن کریم کی اخلاقی تعلیمات" وغیرہ عنوان پر مختلف تصاویر تھیں

تیسرے حصّہ میں انیسویں صدی میں اسلام کو ہونے والے تنزل و انحطاط کے بارے میں رسول کریم (صلعم) کی پیشگوئیاں نظر آتی ہیں اس کے ساتھ وضاحت سے بتایا گیا ہے کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کس طرح ہوئی ہے؟ اس کے ساتھ ہی اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے مبعوث شدہ مہدی مسیح حضرت احمد اور آپ کے دعاوی و دلائل کے بارے میں تفصیل تھی۔ اس کے علاوہ راکیٹ وغیرہ جدید آلہ جات کے بارے میں قرآن کی پیشگوئیاں اور یسوع مسیح کی وفات کے بارے میں تصاویر کے ذریعہ حقیقت بتانے کی کوشش کی گئی ہے نمائش کے آخر میں مغربی ممالک آفریقہ اور امریکہ وغیرہ غیر ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں تصاویر کے ذریعہ بتائی گئی ہیں۔"

(دن وارتہ مورخہ ۱۸ر مارچ ۱۹۷۱ء)

معززین کی چند آراء

اس نمائش کو دیکھنے والوں کیلئے اپنی رائے لکھنے کے لئے ۔۔۔ Visitors Books رکھی گئی تھیں ان میں علاقہ کے بڑے بڑے عہدیدار تعلیمیافتہ افراد اور قومی لیڈر وغیرہ مختلف افراد نے نمائش کے بارے میں اپنی آراء لکھی ان میں سے چند افراد کی رائے ذیل میں درج ہیں۔

(۱) کیرلہ سٹیٹ جن سنگھ کے جنرل سیکرٹری اور ان کے لیڈر مسٹر راج گوپال نے اس نمائش کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرمایا

—— مورخہ ۱۸ر مارچ کو میں نے اس نمائش کو نہایت تعجب کی نگاہ سے دیکھا اس قسم کی نمائشوں سے اسلام کے بارے میں پیدا شدہ بعض غلط فہمیاں دور ہو سکتی ہیں اور مذاہب کی اندرونی حقیقت بخوبی معلوم کی جا سکتی ہے۔ اس کے منتظمین کو میں دلی مبارکبادی دیتا ہوں۔

(او. راج گوپالن جنرل سیکرٹری کیرلہ جن سنگھ)

علاوہ ازیں انہوں نے وہاں کے مقامی اخبار Dina Vartha کی ۲۰ر مارچ کی اشاعت میں مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔

"یہ اقدام قابل مبارک باد ہے"

احمدیہ مشن کی پالگھاٹ میں منعقدہ نمائش کے ذریعہ مندرجہ ذیل باتیں معلوم کی جا سکتی ہیں۔ شری کرشن اور شری کابدھ خدا کے سچے پیغمبر تھے۔ کوئی بھی نبی آخری نہیں ہو سکتا۔ محمدؐ نبی بھی آخری (شرعی) نبی نہیں تھے ہر زمانہ اور علاقہ میں ضرورت زمانہ کے مطابق خدا کے مامورین آ سکتے ہیں یسوع مسیح بجسد عنصری آسمان کی طرف نہیں گئے بلکہ اس زمین میں زندگی گذار کر تبلیغ کرتے ہوئے کشمیر تشریف لے گئے اور وہاں قدرتی طور پر فوت ہوئے یہ نمائش اس بات کی ترغیب دیتی ہے کہ مذاہب کے درمیان رواداری پیدا کی جائے اور تمام پیشوایان مذاہب کا عزت و احترام کیا جائے احمدیہ مسلم کی طرف سے منعقدہ اس نمائش کو دیکھنے سے مجھے دلی مسرت اور خوشی حاصل ہوئی ہے۔

(او. راج گوپالن)

(۲) کیرلہ کے مشہور شاعر و ادیب مسٹر Olappmanna

نہایت توجہ اور دلی نقطۂ نگاہ سے اس نمائش کا تاثر میرے دل میں ہمیشہ رہے گا"

(۳) رد بندرناتھ

مذہب اسلام کے متعلق تفصیلی علم حاصل کرنے کے لئے مجھے اس نمائش نے بہت مدد دی میری دلی مبارکبادی قبول ہو

(۴) ڈاکٹر سی جی کے نائر

تحریک احمدیت نے اسلام کو جہالت اور تاریکی سے بچایا ہے۔ اس جدید تحریک میں

محبت خدمت تقویٰ اور توکل کی
گونج مجھے نظر آ رہی ہے

(۵) پنکجاکشی ایم کنجن ایکزیکیوٹیو افسر پالگھاٹ

غلط فہمی پیدا کرنے والے مذہبی رسم و رواج۔ غلط عقائد اور سب سے بڑھ کر غیر حقیقی و غیر عقلی خیالات کو دور کرنے کے لئے احمدیت نے جو چراغ جلایا ہے۔ اس نمائش کے ذریعہ اس کی روشنی اور بڑھ گئی ہے۔ اس سلسلہ میں اس نمائش کے منتظمین مطمئن ہو سکتے ہیں۔ اس قسم کے عظیم کارہائے نمایاں کے لئے مبارکبادی پیش ہے۔

(۶) کے ایس یوسف کورگل

اس بیسویں صدی میں بھی اسلام کے بارہ میں شک و شبہات میں مبتلا مسلم نوجوانوں کو یہ نمائش راہنمائی کرتی ہے۔ احمدیہ مسلم ایگزیبیشن دیکھنے سے ایک پیدائشی اندھے کو اچانک روشنی حاصل ہونے کا تصور پیدا ہوتا ہے۔ میری دلی مبارکبادیاں!!

(۷) بی بسی متو ٹلچری

حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی ایک پیشگوئی ہے کہ تین سو سال کے اندر اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔ اس نمائش میں پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ کاش کہ اس موقعہ پر جبکہ ساری دنیا میں اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔ میں زندہ ہوتا یہ میری دلی خواہش اور دعا ہے!!

۸. جی متی G.Mathew

مجھے صرف آج ہی نمائش دیکھکر معلوم ہوا ہے کہ مذہب اسلام محبت و پیار اور عالمی اخوت و رواداری پر مشتمل امن کا پیغام ہے۔۔۔۔ اس مقدس مذہب کو تنزل و انحطاط اور غلط رویہ اور طریقہ سے بچانے اور اس کی حقیقی روشنی دنیا میں پھیلانے کے لئے اس قسم کی نمائش نے بہت ہی فائدہ پہنچایا ہے۔ میری دلی تمنا ہے کہ یہ تحریک پھولے پھلے اور بڑھے

(۹) ٹی۔ ایم زین الدین

بچپن میں ملاؤں نے دجال اور یاجوج ماجوج کے بارے میں جو من گھڑت باتیں بتائیں تھیں اس نمائش کو دیکھ کر وہ تمام باتیں دل سے نکل گئیں اور دجال اور یاجوج ماجوج کی حقیقت معلوم کرنے کا موقعہ ملا علاوہ ازیں قرآن کریم کی پیشگوئیوں اور ان کی تکمیل کے بارے میں جو تصاویر نصب کی گئی ہیں وہ نہایت روشن اور معقول ہیں۔ اس عظیم کارنامے پر جماعت احمدیہ قابل مبارکباد ہے

(۱۰) کے سوی بسد عمیر گورنمنٹ وکٹوریہ کالج پالگھاٹ

محمد نبی بشری کرشن یسوع مسیح وغیرہ خدا کے پیغمبروں کی تعلیم ایک ہی اسٹیج پر بلند کرنے والی اس نمائش نے مہاتما گاندھی جی کے تصور کو عملی جامہ پہنایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس نمائش کو دیکھنے کی توفیق ملنا میری زندگی میں حاصل شدہ ایک بہت بڑی خوش قسمتی ہے اس قسم کی سینکڑوں آراء میں سے صرف دس ہی اوپر درج ہیں۔ اس نمائش کے بارے میں Type recorder کی مدد سے اعلانات بھی ہونے جا رہے تھے جو ہزاروں افراد کی توجہ کے مرکز رہے۔

اس نمائش کو اتنے کامیاب رنگ میں ترتیب دینے اور محنت سے مزین کرنے کے لئے جماعت ہائے احمدیہ کالیکٹ اور منارگھاٹ کے بعض نوجوان شکریہ کے اور مبارکبادی کے مستحق ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور یہ نمائش سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی کا ایک اور سنگ میل ثابت ہو۔

آمین ثم آمین

مسائل زکوٰۃ

۳۲ صفحہ کا یہ رسالہ جو نظارت ہذا نے حال ہی میں شائع کروایا ہے اس میں زکوٰۃ کے بارے میں تمام ضروری مسائل کا جواب موجود ہے یہ رسالہ بعض بڑی جماعتوں کو بھجوا دیا گیا ہے۔ اگر انہیں مزید تعداد میں ضرورت ہو تو نظارت ہذا سے طلب فرمائیں۔

اس کے علاوہ جس جماعت کو رسالہ کی ضرورت ہو کارڈ آنے پر بھجوا دیا جائے گا۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

اعلانات نکاح

★۔ مورخہ ۸ رمئی ۱۹۷۱ء بروز شنبہ مسجد احمدیہ کیرنگ میں میرے بیٹے عزیز محمد حلیم سلمہ اللہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ قدسیہ بیگم بنت برادرم مکرم علیخاں صاحب ساکنہ وہ اور مورخہ ۴ رجون ۱۹۷۱ء بروز جمعہ مسجد احمدیہ کلکتہ میں میرے منجھلے بیٹے عزیز محمد شمیم سلمہ اللہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ راشدہ پروین بنت برادرم محترم جناب مولوی محمد سلیمان صاحب ساکنہ جمشید پور کا مولوی حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھایا احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ تعلق موجب خیر و برکت و مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین اس خوشی کی تقریب پر اعانت بدر کے لئے مبلغ ۲۰ روپے کی حقیر رقم ارسال خدمت ہے

خاکسار:۔ محمد سلیم خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ نزیل کلکتہ

نوٹ:۔ اس خوشی میں محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم مولوی محمد سلیمان صاحب کی جانب سے بھی مبلغ ۵/- روپیہ اعانت بدر میں موصول ہوئے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

★ ـــــ مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد نے ظہیرآباد میں مورخہ ۱۰ رجون (احسان) ۱۹۷۱ء کو مکرم محمد خلیل صاحب ولد محبوب صاحب احمدی شولہ پور کا نکاح غوثیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم شیخ علی صاحب ظہیرآباد کے ہمراہ مبلغ ۱۹۱/- روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ پانچ روپیہ اعانت بدر میں اور دس روپیہ شکرانہ فنڈ میں ارسال کئے ہیں فجزاہم اللہ احسن الجزاء احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

خاکسار:۔ محمد ابراہیم خان حیدرآبادی کارکن تحریک جدید انجمن احمدیہ

★ ـــــ خاکسار کے بھائی عزیز منور احمد آف کیرنگ کا نکاح ہمراہ عزیزہ گلشن سلمہا کے ہمراہ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے مبلغ ۵۰۰۰ روپے حق مہر پر پڑھا اس رشتہ کے جانبین کے لئے موجب رحمت اور برکت ہونے اور مثمر ثمرات حسنہ بننے کے لئے جملہ احباب و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:۔ مبارک احمد موسلی بنی مائینز بہار

★ ـــــ میری چھوٹی بہن عزیزہ امۃ المتین ریحانہ بنت فضل رب عمر صاحب مرحوم کا نکاح مکرم عبدالرشید صاحب ملا صاحب ایم اے بی ایڈ کے ہمراہ چار ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱۱ رجون ۱۹۷۱ء کو بعد نماز جمعہ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب مبلغ بنگال و اڑیسہ نے پڑھا۔ احباب جماعت سے استدعا ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار:۔ امۃ الجمیل طاہرہ

امتحان میں پھر یونیورسٹی میں احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

قادیان ۲۱ راحسان (جون) الحمدللہ کہ عزیز عبدالرشید پدر ابن محترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان جنہوں نے گذشتہ سال میٹرک کے امتحان میں بھی امتیازی کامیابی حاصل کی تھی امسال گورونانک یونیورسٹی امرتسر کی طرف سے لئے گئے امتحان "پری یونیورسٹی (میڈیکل)" میں ۶۱۷ نمبرے کر نہ صرف میرٹ لسٹ پر آکر اسکالرشپ کے مستحق قرار پائے ہیں بلکہ تمام یونیورسٹی میں تیسرے نمبر پر کامیاب ہوئے ہیں فبارک اللہ لہ اس سلسلہ میں روزنامہ قومی درد جالندھر اپنی ۱۹ رجون ۱۹۷۱ء کی اشاعت میں پہلے ہی صفحہ پر جو خبر شائع کی ہے اسکا اردو ترجمہ بغرض ریکارڈ ذیل میں درج کیا جاتا ہے اخبار مذکور لکھتا ہے کہ

"جالندھر ۱۸ رجون ـــــ (قومی درد نیوز) گورونانک یونیورسٹی کے اپریل ۱۹۷۱ء کے پری یونیورسٹی کے امتحان میں روبیندر کور طالبہ رام گڑھیا کالج پھگواڑا (نان میڈیکل ۶۴۴ نمبر لے کر یونیورسٹی بھر میں اول رہی ہے اس کالج کے گورداس رام ۶۱۹ نمبر لے کر دوسرے نمبر پر اور بی یو سی کالج بٹالہ کا مسلمان طالب علم عبدالرشید ۶۱۷ نمبر لے کر تیسرے نمبر پر آیا ہے سب کے مشترک گورو بابا نانک کے نام پر بنی یونیورسٹی میں مرحوم کے بیٹے ہی امتحان میں پہلی تین پوزیشنیں تینوں مذاہب کو حاصل ہوئی ہیں"۔ـــ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان امتیازی کامیابی کو عزیز موصوف ... اکے خاندان اور سلسلہ کے لئے بابرکت کرے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین ـــ نائب مدیر ہفت روزہ بدر قادیان

تقریر جلسہ سالانہ قادیان سنہ ۱۹۷۰ء

آخری قسط

برکاتِ خلافت

از مکرم مولوی حکیم محمد الدین صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن کلکتہ

برکاتِ خلافت اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داری

جیسا کہ حضرت عثمان رضؓ کی خلافت کو معرضِ خطر میں دیکھ کر کسی صحابیؓ نے اُمت کی ترجمانی کرتے ہوئے یہ اشعار کہے تھے ؎

عَجِبْتُ لِمَا يَخُوضُ النَّاسُ فِيهِ
يَرُومُونَ الْخِلَافَةَ أَنْ تَزُولَا
وَلَوْ زَالَتْ لَزَالَ الْخَيْرُ عَنْهُمْ
وَلَاقَوْا بَعْدَهَا ذُلًّا ذَلِيلَا
وَكَانُوا كَالْيَهُودِ أَوِ النَّصَارَىٰ
سَوَاءً كُلُّهُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَا

یعنی مجھے ان لوگوں کی باتوں سے تعجب ہوتا ہے جو چاہتے ہیں کہ خلافت ختم ہو جائے۔ واقعہ یہ ہے کہ اگر خلافت جاتی رہے تو یہ لوگ ہر خیر و برکت سے محروم ہو جائیں گے اور اس کے بعد پوری طرح ذلیل ہو جائیں گے اور پھر وہ محرومی میں یہودیوں یا عیسائیوں کی طرح ہو جائیں گے اور سب گمراہ ہونے میں برابر ہوں گے۔

(تاریخ ابن اثیر جلد ۳ صـ۷۳)

پس تاریخ نے اس نصیحت کو کتنی سچی ثابت کیا ہے۔ قرآن مجید نے ہر برکت اور ہر نعمت بڑھانے کیلئے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ کا سبق دیا ہے اور ناشکری اور کفرانِ نعمت کے لئے فرمایا ہے لَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ۔ کہ اگر تم سے کفرانِ نعمت ہوا تو تمہارا نام ایمان لانے والوں سے کٹ جائے گا۔ اور فاسقوں میں لکھا جائے گا۔

پھر فرماتا ہے وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔ یعنی اس آیت میں مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ کے بعد نماز اور زکوٰۃ اور اطاعتِ رسول کا ذکر کر کے اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ اگر کسی وقت برکاتِ خلافت کے نزول میں کمی آ جائے تو مسلمانوں کو بحیثیت قوم نمازوں میں لگ جانا چاہیئے اور زکوٰۃ دینے میں چست ہو جانا چاہیئے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت اختیار کرنی چاہیئے۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو اُن پر رحم کیا جائے گا۔ اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ایسا نائب کھڑا کر دیا جائے گا۔ جو سب مسلمانوں کو اکٹھا کر دے گا مگر بہر کیف منکرینِ خلافت کبھی زمین پر غالب نہیں آئیں گے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگ کھڑے کرتا رہے گا جو خلافت پر ایمان رکھتے ہوں گے۔ خواہ تھوڑی ایمان ہو۔ چنانچہ خوارج جو منکرینِ خلافت تھے کبھی بھی دنیا پر حاکم نہیں ہوئے۔ بلکہ سنی جو منہ سے خلافت کے قائل ہیں لیکن حضرت عثمان رضؓ اور حضرت علیؓ کے زمانہ میں اپنی جانیں قربان کر کے خلافت کو قائم رکھنے کی انہوں نے کوشش نہیں کی۔ وہی ہمیشہ غالب رہے ہیں۔ اب خاکسار خلافت کے تعلق سے جماعت کی ذمہ داریوں کو بیان کرے گا۔

(۱) پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ بطور عقیدہ ہر احمدی یقین رکھے کہ خلافت اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہے۔ اور نبی کے فیوض و برکات کو ممتد کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس سے ہمارا تعلق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہو۔ حضور نے فرمایا ہے خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ کہ تمہارے بہترین امام اور خلفاء وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ پس اس محبت و عشق سے مضبوط تر اور دنیا میں کوئی رشتہ نہیں۔ اسی سے سب برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔

(۲) دوسرے حضور کا ارشاد ہے۔ تُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ کہ اس محبت کے نتیجہ میں دعا کی دہری ذمہ داری ہے کہ جس طرح باپ بچوں کے لئے دعا کرتا ہے اور بچے باپ کے لئے۔ اسی دلبستگی سے اپنے اماموں کے لئے دعا کرنی چاہیئے تا اُن کی دعاؤں سے ہم برکت حاصل کریں۔

(۳) تیسرے خلافت کی ہر سکیم اور بتائے ہوئے طریق پر عمل کرنے کی سعادت سمجھنا چاہیئے کہ اس پر عمل کرنے سے ہی سب برکتیں حاصل ہوں گی

(۴) چوتھے یہ کہ ملی وعملی یکجہتی کی برقراری کے لئے حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ (مشکوٰۃ) پر عمل پیرا ہوں۔ اگر جماعت ان مندرجہ بالا ذمہ داریوں کو ہمیشہ ملحوظ رکھے کہ خلافت سے وابستہ رہے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اُنہیں نعمت کی قدر دانی کی جزا کے طور پر لامتناہی برکات حاصل ہوتی رہیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

خلافت کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کو رؤیا کے ذریعہ یہ حقیقت سمجھائی کہ مسلمانوں سے ۳۴ سال کے بعد کیوں خلافت کی نعمت چھن گئی۔ حضور نے اس ضمن میں مندرجہ ذیل عبارت کسی مصنف یا مورخ کی لکھی ہوئی دیکھی جس کے الفاظ یہ تھے:-

There were two reasons for it Their Temperament becoming morbid and anarchial

یعنی نعمت خلافت چھن جانے کا باعث مسلمانوں میں دو وجوہات ہوئی ہیں۔ کہ مسلمانوں میں دو قسم کے نقائص پیدا ہو گئے تھے۔ ایک تو وہ *morbid* یعنی *unnatural* اور ناخوشگوار ہو گئے تھے اور دوسرے *Tendencies* انارکیل ہو گئی تھیں یعنی ان میں فساد و بغاوت کی روح پیدا ہو گئی تھی اور واقعہ میں یہ حقیقت ہے چنانچہ اس مرض کی وجہ سے ایک تو ہر قبیلہ نے خلافت کو بزور حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دی نتیجہ یہ ہوا کہ خلافت ختم ہو گئی۔ اسی طرح اسلام چونکہ آرگنائزیشن چاہتا ہے جس کے بغیر روح اسلام یعنی مساوات قائم نہیں کی جا سکتی۔ چنانچہ مسلمانوں نے اُس تنظیم کو پارہ پارہ کر کے نئے حکام کو اپنے راستہ میں روک سمجھ کر ہٹانا اور قتل کرنا شروع کر دیا۔ ایسی روح نے اُن کے نظام کو پارہ پارہ کر دیا۔ اب چونکہ خدا تعالیٰ نے پھر اپنے فضل سے مسلمانوں کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جماعت میں خلافت قائم کی ہے۔ اسی لئے حضرت مصلح موعودؓ کی جماعت کو یہ الٰہی بشارت سنا کے حضور کی اس خصوص میں نصائح اور وصیت پر خاکسار اپنی تقریر ختم کرے گا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے آغاز میں قادیان کی جماعت کو خلافت کی برکات سے مستفیض ہونے کی بشارت دی تھی۔ حضور اپنے رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتا دیا ہے کہ قادیان کی زمین بابرکت ہے میں نے دیکھا کہ ایک شخص عبدالصمد کھڑا ہے اور کہتا ہے

"مبارک ہو قادیان کی غریب جماعت تم پر خلافت کی رحمتیں یا برکتیں نازل ہوتی ہیں۔"

اس آسمانی مبارکباد کے ملنے پر جہاں ہمیں سجداتِ شکر بجا لانے چاہئیں وہاں اپنی ذمہ داریوں کو بھی ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

حضرت مصلح موعود رضؓ نے جماعت کو انہیں ذمہ داریوں کی طرف ان الفاظ میں توجہ دلائی ہے۔ فرماتے ہیں۔

"میں اپنی جماعت سے کہتا ہوں کہ تمہارا کام یہ ہے کہ تم ہمیشہ اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھو اور خلافت کے قیام کے لئے قربانیاں کرتے چلے جاؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو خلافت تم میں ہمیشہ رہے گی۔ خلافت تمہارے ہاتھ میں خدا تعالیٰ نے دی ہے اس لئے دی ہے تا وہ کہہ سکے کہ میں نے اسے تمہارے ہاتھ میں دیا تھا اگر تم چاہتے تو یہ چیز تم میں قائم رہتی۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو سے الہامی طور پر بھی قائم کر سکتا تھا۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ اُس نے یہ کہا کہ اگر تم لوگ خلافت کو قائم رکھنا چاہو گے تو میں بھی اسے قائم رکھوں گا۔ گویا اُس نے تمہارے منہ سے کہلوانا ہے کہ تم خلافت چاہتے ہو یا نہیں۔ اب اگر تم اپنا منہ بند کر لو۔ یا خلافت کے انتخاب میں اہلیت مدنظر نہ رکھو تو اس نعمت کو کھو بیٹھو گے (خدانخواستہ) پس مسلمانوں کی تباہی کے اسباب پر غور کرو اور اپنے آپ کو موت کا شکار ہونے سے بچاؤ۔ تمہاری عقلیں تیز ہونی چاہئیں اور تمہارے حوصلے بلند ہونے چاہئیں۔ تم وہ چٹان نہ بنو جو دریا کے رُخ کو پھیر دیتی ہے بلکہ تمہارا کام یہ ہے کہ تم وہ *channel* بن جاؤ جو پانی کو آسانی سے گذارتی ہے۔ تم ایک

(باقی صـــ پر)

احباب کا مخلصانہ اور قابل قدر تعاون

فہرست سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوائی جا رہی ہے

نظارت بیت المال آمد کی درخواست پر میں نے جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے ذی استطاعت احباب کی خدمت میں اس مضمون کی تحریک بھجوائی تھی کہ وہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بڑھتے ہوئے اخراجات کے بجٹ کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے اخلاص اور قربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے چندے کم از کم پچیس فی صد بڑھائیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس تحریک کا خاطر خواہ اثر ہوا ہے اور احباب کی طرف سے اخلاص اور قربانی کا قابل قدر مظاہرہ ہو رہا ہے۔ مئی کے آخر میں یہ تحریک بھجوائی گئی تھی۔ اب تک مندرجہ ذیل مخلصین کی طرف سے بتفصیل ذیل اضافہ چندہ کی مخلصانہ پیشکش آچکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں جزائے خیر بخشے اور ان کے مال اور اخلاص اور اولاد میں برکت بخشے۔ آمین۔

۱۔ مکرم حسن ابراہیم صاحب مدراس -/۱۰۰ اضافہ۔ یہ -/۳۰ روپیہ ماہوار چندہ ادا کرتے تھے تحریک پہنچتے ہی سب سے پہلا خط ان کی طرف سے موصول ہوا جس میں -/۲۰ روپے ماہوار اضافہ کی اطلاع انہوں نے دی تھی۔ لیکن ان کا جذبۂ قربانی اس پر بھی مطمئن نہ ہوا۔ اور انہوں نے ایک ہفتہ کے بعد مزید -/۱۰ روپیہ ماہوار اضافہ منظور کیا۔ گویا ان کے چندہ میں -/۱۰۰ روپیہ اضافہ ہوگیا۔

۲۔ مکرم سید غلام مصطفیٰ صاحب مظفرپور (بہار) انہوں نے ۲۵٪ فیصد اضافہ اپنے چندہ میں بھی اور ۲۵٪ فیصد اضافہ اپنی اہلیہ محترمہ کے چندہ میں بھی منظور فرمایا ہے۔

۳۔ مکرم صدیق امیر علی صاحب موگرال (کیرالہ) انہوں نے بالمقطع ایک سو روپیہ سالانہ اپنا چندہ دینا منظور فرمایا ہے۔

۴۔ مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب شاہجہانپور (یوپی) انہوں نے ۲۵٪ اضافہ منظور فرمایا ہے۔ تحریک پہنچنے سے قبل وہ مئی کا چندہ ادا کر چکے تھے۔ لیکن اخلاص کا مظاہرہ کرتے ہوئے مئی کے ادا شدہ چندہ کا اضافہ بھی ادا فرما دیا ہے

۵۔ مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے ۲۵٪ اضافہ منظور فرمایا ہے

ان سب سے رپورٹ درج ہو ۔۔۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں بھجوائی جا رہی ہے۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

سہ سالہ انتخابات کے سلسلہ میں ضروری وضاحت

مجلس مشاورت ۱۳۴۵ھش / ۱۹۶۶ء کے موقعہ پر فیصلہ ہوا تھا۔

"جس دوست کے ذمہ تحریک جدید اور وقف جدید کے تین سالوں کے وعدہ جات قابل ادا ہوں وہ اگر بقایا صاف نہ کریں اور نہ ہی دفتر سے اپنی مجبوری بتا کر مہلت لیں ان کو سلسلہ کا کوئی عہدہ نہ دیا جائے اور آئندہ اس وقت تک عہدہ قبول نہ کیا جائے جب تک بقایا صاف نہ ہو جائے ۔۔۔۔۔۔ اور نہ ہی ایسے افراد کو انتخاب میں ووٹ کا حق دیا جائے"

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے فیصلہ نمبر ۱۱۹ مورخہ ۱۲-۶-۶۶ میں ہندوستان میں بھی اپنانے کا فیصلہ کیا ہے اس لئے انتخابات کرتے وقت اس فیصلہ کو جماعتیں نظر رکھیں ایسے کسی بقایا دار کی کسی عہدہ کے لئے منظوری کی سفارش دفتر ہذا نہیں کرے گا جس کے ذمہ مندرجہ بالا فیصلہ کی روشنی میں ۳ سال ماہ تحریک جدید واجب الادا ہو۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

مولانا محمد منظور نعمانی لکھنؤ کو دعوت حق

لفہ محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیان نائب ناظر تالیف و تصنیف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محترم مولانا محمد منظور صاحب نعمانی معرفت کتب خانہ الفرقان کچہری روڈ لکھنؤ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کے مقالہ "کفر و اسلام کے حدود اور قادیانیت" کا جواب یہ ہے کہ:

(۱) دجالوں کی تعداد تیس معین کرنا بتاتا ہے کہ کوئی سچا نبی بھی آئے گا ورنہ آنحضرت صلعم اس کی بجائے فرماتے کہ صرف دجال ہی آئیں گے جو جھوٹا دعوائے نبوت کریں گے۔

(۲) آپ نے خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کو بھی پیش فرمایا ہے لکھا ہے:۔ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور اب کوئی نیا نبی قیامت تک مبعوث نہیں ہوگا" دیکھئے "نیا" کا لفظ لگا کر آپ نے پرانے نبی کی آمد ثانی کا استثناء کر لیا ہے مگر اس کے لئے آپ نے کوئی آیت یا حدیث پیش نہیں فرمائی جب خاتم النبیین کے معنی آپ کے نزدیک مطلق آخری نبی ہیں تو پرانے کا استثناء بھی محال ہے پرانے نبی کا استثناء بتاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کی ضرورت تو آپ کو مسلّم ہے جس کا مدعا یہ ہے کہ آنحضرت صلعم "مطلق آخری" نبی نہیں ہیں۔ یہی عقیدہ جماعت احمدیہ اور بہت سے سلف صالحین کا ہے اختلاف صرف شخصیت کی تعیین میں ہے۔ ختم نبوت کے عقیدہ کے بارہ میں ہمارا اور آپ کا کوئی اختلاف نہیں آپ آنحضرت صلعم کو "آخری نبی" قرار دے کر خلاف سنت اللہ پرانے نبی کی آمد کے منتظر ہیں۔ حالانکہ آپ نے دوسری طرف تحریر فرمایا ہے کہ تکمیل دین حفاظت دین دونوں کسی نبی کے آنے میں روک ہیں مگر یہ تو دو متضاد باتیں ہیں۔ مگر ہم اللہ تعالیٰ کی سنت قدیمہ کے مطابق نئے نبی کی آمد کو مانتے ہیں فرق صرف نئے اور پرانے کا ہے اگر تکمیل دین و حفاظت دین کا عذر نئے نبی کے آنے میں روک ہے تو پرانے کے آنے میں کیوں روک نہیں؟ اگر ضرورت کے تحت پرانا آسکتا ہے تو نیا کیوں نہیں آسکتا۔ اگر پرانے نبی کے آنے کے باوجود آنحضرت صلعم آخری نبی ہی رہتے ہیں تو نئے امتی نبی کے آنے سے اس میں کیا فرق پڑ سکتا ہے؟ قرآن کریم نے تو پرانے نبی کی آمد کا دروازہ بند اور نئے نبیوں کے آنے کا دروازہ کھلا رکھا ہے حیرانگی کی کوئی وجہ نہیں ملاحظہ ہو ارشاد الٰہی وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض (نور)

کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں میں سے جو مومن ہوں اور عمل صالح رکھتے ہوں ان کو زمین میں خلیفہ بنایا کرے گا یعنی دونوں قسم کے خلفاء کا وعدہ اس امت کو دیا۔ یہ خلیفہ خواہ نبی ہو یا غیر نبی وہ اسی امت میں سے ہی ہو سکتا ہے باہر سے آنے کی کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی۔ باقی رہا کفر و اسلام کا مسئلہ تو آپ مطلع فرماویں کہ آنے والے مسیح موعود نبی اللہ کی آمد پر اس کا انکار کفر ہوگا یا اسلام۔ یہ بات مسلّم ہے کہ نبی کا انکار کفر ہے اور حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا دعویٰ ہے کہ میں وہی مسیح موعود و نبی اللہ ہوں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہود و نصاریٰ کی طرح اس امت کے بہتر فرقے ہو جائیں گے اور مزید ایک جماعت کا اضافہ ہوگا فرمایا کلھم فی النار الا واحدۃ بہتر فرقے جہنمی ہونگے صرف ایک جنتی ہوگا۔ ان بہتر کا نقشہ بھی آنحضرت صلعم نے کھینچا ہے ان کی مساجد کو ہدایت سے خالی اور ان کے علماء کو شر من تحت ادیم السماء فرمایا ہے کیا یہ ان کے کفر کا بیان نہیں؟ لتتبعن سنن من قبلکم میں آنحضرت صلعم نے ان کو یہود و نصاریٰ قرار دیا ہے۔ پھر ان کے کفر میں کونسی کسر باقی رہ گئی؟

امید ہے کہ آپ ٹھنڈے دل سے غور فرما کر جواب دیں گے اور تحقیق حق سے گریز نہ فرمائیں گے۔ والسلام

خاکسار محمد ابراہیم قادیانی
محلہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور
مشرقی پنجاب ۱۲ / ۵ / ۷۱

24-جون-1971

جماعت احمدیہ کیرنگ کا سالانہ جلسہ

رپورٹ مرسلہ مکرم محسن خاں صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کیرنگ

۷ تاریخ کو رات کے ۹ بجے سارے علماء کرام جناب مولوی حکیم محمد دین صاحب مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی۔ مکرم جناب مولوی بشیر احمد صاحب تشریف لے آئے۔

بعد ازاں ۸ تاریخ کو صبح ۸ بجے مکرم جناب مولوی محمد دین صاحب انچارج مبلغ اڑیسہ کی زیر صدارت جلسہ کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جھنڈا لہرایا گیا۔ بعد ازاں تین نظمیں پڑھی گئیں۔ اس کے بعد مکرم جناب صدر صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ بعد ازاں خاکسار نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ خاکسار کے بعد سید مبشر الدین احمد صاحب نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر۔ خاکسار نے وفات مسیح کے موضوع پر اور مکرم جناب مولوی شریف احمد صاحب امینی نے اجرائے نبوت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ بالآخر جناب صدر صاحب نے صدارتی تقریر کی۔ اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس دن کے گیارہ بجے ختم ہوا۔ پھر مکرم جناب مولوی شریف احمد صاحب امینی کی زیر صدارت دن کے ۲½ بجے جلسہ شروع ہونا تھا لیکن بارش آجانے کی وجہ سے جلسہ ملتوی کر دیا گیا۔ بارش کم ہونے پر رات کے ۷ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس میں تلاوت قرآن کریم و نظم سنانے کے بعد مکرم جناب مولوی حکیم محمد دین صاحب نے احمدیت کے مستقبل پر اور مکرم جناب مولوی شریف احمد صاحب امینی نے تقاریر کیں۔ اس طرح یہ اجلاس رات کے ۱۰ بجے دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ ۹ تاریخ کو ۸ بجے صبح مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کی زیر صدارت پہلا اجلاس شروع ہوا۔ اس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی سید محمد موسےٰ صاحب نے زندہ خدا کے موضوع پر مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے موضوع پر۔ مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب نے آنحضرت صلعم کا غیر مسلموں سے سلوک۔ کے موضوع پر۔ مکرم سید تنویر احمد صاحب نے نبیوں کو پہچاننے کے طریق کے موضوع پر اور مکرم شمس الحق خاں صاحب نے موعود اقوام عالم کے موضوع پر تقاریر کیں۔ بعد ازاں مکرم جناب مولوی بشیر احمد صاحب نے صدارتی تقریر کی

آپ کی تقریر کے بعد بعد بھبنیشور سے منسٹر مہاراج پہنچے۔ انہوں نے بھی چند منٹ تقریر کی۔ اس کے بعد دعا کے ساتھ یہ اجلاس دن کے ۱۱½ بجے ختم ہوا۔ دوسرا اجلاس مکرم جناب مولوی محمد دین صاحب کی زیر صدارت دن کے ۲½ بجے شروع ہوا تلاوت قرآن کریم نظمیں سنانے کے بعد پہلے خاکسار نے ظلی اوتار کے موضوع پر مکرم جناب مولوی بشیر احمد صاحب نے احمدیت کا مستقبل اور مسئلہ فلسطین کے موضوع پر اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے اجرائے نبوت اور وفات مسیح کے موضوع پر تقاریر کیں۔ ان تقاریر کے بعد جناب بیلودھر مجھیار ایم ایل اے نے احمدیت کی تعریف پر چند منٹ تقریر کی۔ بالآخر تقریر کے بعد شام کے ۴ بجکر ۲½ بجے دعا کے ساتھ یہ اجلاس ختم ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

برکاتِ خلافت

(بقیہ صفحہ نمبر ۹)

...... ہمارا کام یہ ہے کہ وہ فیضان الٰہی جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حاصل ہوا ہے اُسے آگے چلاتے چلے جاؤ۔ اگر تم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے تو تم ایک ایسی قوم بن جاؤ گے جو کبھی نہیں مرے گی۔ اور اگر تم فیضانِ الٰہی کے رستہ میں روک بن گئے اس کے رستہ میں پتھر بن کر کھڑے ہو گئے تو وہ تمہاری قوم کی تباہی کا وقت ہوگا۔ پھر تمہاری عمر کبھی لمبی نہیں ہوگی اور تم بھی اسی طرح مر جاؤ گے جس طرح پہلی قومیں مریں (معاذ اللہ)

"اے دوستو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں۔ نبوت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اُسکی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے۔ تم خلافتِ حقہ کو مضبوطی سے پکڑو۔ اور اُس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو تا خدا تعالےٰ تم پر رحم کرے اور تم کو اس دنیا میں بھی اونچا کرے۔ اور اُس جہان میں بھی اونچا کرے۔ تا مرگ اپنے وعدوں کو پورا کرتے رہو۔ احمدیت کے مبلغ اسلام کے سچے سپاہی ثابت ہوں اور اس دنیا میں خدا ئے قدوس کے نمائندے بنیں۔" (منقول از الفضل ۲۰ مئی ۱۹۵۹ء)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

وصایا

نوٹ۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ کے اندر اندر دفتر سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان کو مطلع کریں۔

نمبر ۱۳۸۲۱ منکہ حمید الدین شمس ولد مستری محمد الدین صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر تیس ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۵/۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا بطور مبلغ ملازم ہوں۔ مجھے اس وقت تنخواہ مبلغ یکصد روپے ماہوار ملتی ہے۔ میں اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور آئندہ بھی جو آمد ہوگی یا اگر جائداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہوگی میں اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد حمید الدین شمس ۱۵/۲/۷۱

گواہ شد مرزا وسیم احمد — گواہ شد محمد احمد خاں کلرک دفتر بہشتی مقبرہ قادیان

۱۵-۲-۷۱ — وصیت نمبر ۱۲۲۰ ۱۵/۲/۷۱

نمبر ۱۳۸۲۶ منکہ حمید احمد ولد چوہدری محمد عبد اللہ صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر تقریباً پونے سترہ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲/۶/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ میں طالب علم ہوں میرے والد صاحب کی طرف سے مجھے بالعموم دس یا پندرہ روپیہ ماہوار جیب خرچ ملا کرتا ہے۔ جو بھی مجھے جیب خرچ ملے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا مزید آمد ہوگی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو دیتا رہوں گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد حمید احمد ۲/۶/۷۱ — گواہ شد محمد عبد اللہ موصی نمبر ۵۱۹

گواہ شد مرزا وسیم احمد — نظارت دعوۃ و تبلیغ و الدعوۃ

۳-۶-۷۱ — ۳-۶-۷۱

نمبر ۱۳۸۲۷ منکہ عائشہ صدیقہ بنت چوہدری محمد عبد اللہ صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور ڈاکخانہ قادیان صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲/۶/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی ماہوار آمد نہیں ہے نہ ہی کوئی غیر منقولہ جائداد ہے البتہ مندرجہ ذیل منقولہ جائداد ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ وصیت کرتی ہوں کہ بوقت وفات جو بھی میری منقولہ یا غیر منقولہ جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی زندگی میں اگر کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اگر کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو اس قدر رقم میرے حصہ جائداد سے منہا ہوگی۔ اس وقت میری جائداد یہ ہے۔ کانٹے طلائی قیمتی ۱۵۰/- روپیہ سلائی مشین ۱۲۵/- روپیہ۔ رسٹ واچ ۲۰۰/- روپیہ میزان کل جائداد ۴۷۵/- روپیہ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ عائشہ صدیقہ ۳-۶-۷۱

گواہ شد:۔ مرزا وسیم احمد ۳-۶-۷۱ — گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ موصی نمبر ۵۱۹۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ والدعوۃ ۳-۶-۷۱

منظوری انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی یکم مئی ۱۹۷۱ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء تک تین سال کیلئے منظوری دی جا چکی ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ ساندھن ضلع آگرہ (یو۔پی)

پریذیڈنٹ ۔ مکرم شمس محمد صاحب
سیکرٹری مال ۔ " بہادر خاں صاحب

جماعت احمدیہ امروہہ ضلع مراد آباد (یو۔پی)

صدر ۔ مکرم مبارک احمد صاحب
سیکرٹری (اور سیکرٹری) [illegible] سیکرٹری وقف جدید } مکرم ماسٹر عبد الحمید صاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت } مکرم راشد علی صاحب
سیکرٹری اشاعت ۔ " اسرار محمد صاحب
ضروری نوٹ :۔ فی الحال ایک سال کیلئے منظوری دی گئی ہے۔

جماعت احمدیہ بلاری ضلع بھاگلپور (بہار)

صدر ۔ مکرم شیخ منظور احمد صاحب
سیکرٹری مال ۔ " شیخ محمد عثمان صاحب

جماعت احمدیہ بنگلور (میسور)

صدر ۔ مکرم الحاج بی ایم عبد الرحیم صاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت } " مرزا عبد الرحمن بیگ صاحب
سیکرٹری مال و امام الصلوٰۃ } مکرم مولوی محمد امام صاحب
سیکرٹری تعلیم ۔ " بی ۔ ایم کریم احمد صاحب
سیکرٹری امور عامہ ۔ " محمد شفیع اللہ صاحب
سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید } مکرم محمد حفیظ اللہ صاحب
آڈیٹر ۔ " محمد فضل اللہ صاحب
امین ۔ " محمد صبغۃ اللہ صاحب

جماعت احمدیہ چنتہ پور ضلع نظام آباد

(آندھرا پردیش)

صدر ۔ مکرم محمد نعمت اللہ صاحب
نائب صدر ۔ " محمد عصمت اللہ صاحب
جنرل سیکرٹری و سیکرٹری مال } " محمد رحمت اللہ صاحب
سیکرٹری وقف جدید ۔ " غلام علی صاحب
سیکرٹری تحریک جدید ۔ " محمد عنایت اللہ صاحب
سیکرٹری تعلیم ۔ " محمد قدرت اللہ صاحب
سیکرٹری ضیافت ۔ " عبد الرحمن صاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت } " محمد ہاشم صاحب

سیکرٹری امور عامہ ۔ مکرم عبد الکریم صاحب

جماعت احمدیہ مدراس (تامل ناڈو)

صدر ۔ مکرم محی الدین علی صاحب
نائب صدر و سیکرٹری مال } مکرم محمد رفیق صاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت } مکرم حسن محمد صاحب جعفری صاحب
سیکرٹری امور عامہ ۔ " مولوی کمال الدین صاحب
سیکرٹری تعلیم ۔ " پی پی نور الدین صاحب
سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید } " مرزا عبد العزیز بیگ صاحب بدر
امام الصلوٰۃ ۔ " بشیر احمد صاحب
قاضی جماعت ۔ " علی محی الدین صاحب

جماعت احمدیہ موگرال (کیرالہ)

پریذیڈنٹ ۔ مکرم ایم عبد الرشید صاحب
وائس پریذیڈنٹ ۔ " محمود حسن صاحب
سیکرٹری مال و امور عامہ و جنرل سیکرٹری } مکرم صدیق امیر علی صاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت و سیکرٹری تعلیم } مکرم ایم جے عبد المجید صاحب
سیکرٹری تحریک جدید ۔ مکرم صدیق اشرف علی صاحب
" وقف جدید ۔ " ایم محمد یوسف صاحب
" جائداد ۔ " ایم ۔ جے عبد اللہ صاحب

جماعت احمدیہ کرولائی (کیرالہ)

پریذیڈنٹ ۔ مکرم ٹی کے بیران کٹی صاحب
سیکرٹری مال ۔ " ٹی کے کنجالان کٹی صاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت } " ایم محمد کنجی صاحب
سیکرٹری تعلیم " ٹی کے محمد صاحب

جماعت احمدیہ کروناگاپلی (کیرالہ)

پریذیڈنٹ و سیکرٹری جائیداد } مکرم ایم محی الدین کنجو صاحب
وائس پریذیڈنٹ و آڈیٹر } " ایم محمد یوسف صاحب ایم اے بی ایل
جنرل سیکرٹری و سیکرٹری امور عامہ } " اے عبد الوہاب صاحب ایم ۔ اے
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت } " بی ایچ عبد الواحد صاحب
سیکرٹری تعلیم ۔ " اے عبد الرحمن صاحب
سیکرٹری مال ۔ " عبد الرحمن صاحب
سیکرٹری تحریک جدید و سیکرٹری وقف جدید } مکرم کے ایم محمد کنجو صاحب
سیکرٹری ضیافت ۔ مکرم بی کے کوباکٹی آشان صاحب
امین ۔ " کے محمد کنجو صاحب
امام الصلوٰۃ ۔ " آئی محمد کنجو صاحب

انگریزی قرآن کریم

قرآن کریم کا ترجمہ دنیا کی کئی زبانوں میں جماعت احمدیہ کی جانب سے کیا جا چکا ہے جس کے ذریعہ دنیا کی مختلف اقوام و ملل خواہ وہ یورپ میں آباد ہوں یا اعظم افریقہ و آسٹریلیا سے تعلق رکھتی ہوں یا ایشیا میں بسنے والی ہوں۔ خدا تعالیٰ کے اس ابدی نور کے چشمہ سے جماعت احمدیہ کی مساعی کے طفیل سیراب ہو رہی ہیں۔

بالخصوص اللہ تعالیٰ نے جماعت کی اس مساعی کو قبول فرما کر قرآن کریم کے تراجم کی مقبولیت عام کر دی ہے۔ چنانچہ نظارت ہذا نے صرف اپنے ملک کے عوام کی بھلائی کی خاطر انگریزی ترجمہ شائع کر رکھا ہے۔ اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ روزانہ بار بار قرآن مجید بھیجا جاتا ہے۔

چند دن ہوئے محترم سید افتخار حیدر صاحب زیدی ایڈوکیٹ بلند شہر یو۔پی نے انگریزی قرآن کریم کی خواہش کی۔ چنانچہ ان کی خواہش کے احترام میں ان کو قرآن کریم بھجوایا گیا۔ قرآن پاک ملنے پر انہوں نے جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے ناظرین کی اطلاع کے لئے درج ذیل ہے۔ چنانچہ آپ اپنے خط محررہ [illegible] میں تحریر فرماتے ہیں :۔

"آپ کا مرسلہ تحفہ موصول ہوا۔ جس کا بہت بہت شکریہ! احمدیہ تحریک نے اسلام کی بڑی خدمت کی ہے۔ حضرت مولانا شیر علی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کا انگریزی ترجمہ کر کے احمدیہ تحریک کو بڑی تحریک پہنچائی ہے۔ خداوند تعالیٰ ان کی روح پاک کو ثواب و اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔ مسلمانوں کو خدا ایسے دعا کیے کہ تحریک کو اپنانے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی ہدایت عطا کرے۔ آمین۔

فقط ۔ والسلام

سید افتخار حیدر زیدی ایڈوکیٹ"

عوام کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ اس قرآن پاک کا ہدیہ بارہ روپے ہے اور ڈاک خرچ سوا دو روپیہ ہے۔ جو دوست خواہشمند ہوں وہ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان سے طلب فرما سکتے ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

پیٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کار

کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرمائیں :۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

تار کا پتہ :۔ { Autocentre } ٹیلیفون نمبرز { 23—1652 23—5222

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔